OPEN ACCESS
MA'ARIF-E-ISLAMI (AIOU)
ISSN (Print): 1992-8556
ISSN (Online): 2664-0171
https://mei.aiou.edu.pk

قرآن مجید کی روشنی میں سیرت نگاری کا رجحان اور اس منہج کے حامل اردو ادب سیرت کا تعارف

"Trend of Seerah Writing in the light of Quran and introduction of Urdu Seerah Litterature of this methodology"

ڈاکٹر محمد حسام الدین
سینئر ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی سکول قطبال، فتح جنگ، اٹک
ڈاکٹر محمد سجاد
چیئرمین شعبہ مطالعات بین المذاہب، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

ABSTRACT

Biographers of the Holy Prophet (Peace Be Upon Him) had always been there in every era. Books on the holy life of the holy prophet (PBUH) were written in all the known languages.

The biographers analysed HIS (PBUH) holy life, keeping in view different citations and angles. Thus, various styles of biography of the Holy Prophet (PBUH) came into being in accordance with the epoch, locale, necessity, disposition and attitude along with procedural method. In these diverse styles of biography, there is a modern trend in the style of biography of the Holy Prophet (PBUH) in the light of Holy Quran. This trend started in the first quarter of 20th century A.D.

A great number of books bearing this style are available in the top two most spoken languages in the world, that is, Arabic and Urdu.

Maulana Abu Alkalam Azad and Maulana Syed Abu Al'Ahla Maudoodi, among the Urdu biographers of the Holy Prophet (PBUH), guided towards this style. Whereas, according to Dr Mehmood Ahmed Ghazai, Allama Muhammad Iqbal too, called attention towards this style.

The wish to portray the Holy Quran and the holy life of the Quran possessor (PBUH) together, an attempt to confide, popularize and authenticate the literature, abandonment of Ahadith and narrations of the biography of the holy Prophet (PBUH), and the presence and search of scores of material about the biography of the Holy Prophet (PBUH) present in the Holy Quran, are among the major motives in the trend of writing Quranic biography of the Holy prophet (PBUH).

Under the trend of writing Quranic biography of the Holy Prophet (PBUH), a great number of books written in Urdu, are available. In some of these books, the writers gathered, translated and annotated those verses of the Holy Quran that carry HIS (PBUH) attributes, perfection, miracles, battles and following the commandments. Whereas some biographers tried to narrate the life of the Holy Prophet (PBUH) in continuity. Under this trend, among the biographers of the Holy Prophet (PBUH), knowledgeables are also there, having the same point of view from Islam. And

deviating men of letters are also included in the list who declared the narrarations of the biography of the Holy Prophet (PBUH) and the collections of the Ahadith suspicious.
This article bears the start and evolution of the trend of Quranic biography of the Holy Prophet (PBUH). And assertion of the motives, along with the brief introduction and analysis of almost 44 books containing such a style of biography, is also included.

موضوع کا تعارف واہمیت

جب سے نبی اکرم ﷺ کی سیرت و سوانح نگاری کا با ضابطہ آغاز وارتقاء ہوا۔ اہل اسلام نے خصوصاً اس بابرکت فریضہ کو انجام دیا۔ اس طرح جہاں جہاں اسلام پھیلا وہاں کے اہل قلم نے دنیا کی مختلف زبانوں میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر قلم اٹھایا۔ مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم اہل علم نے بھی اس موضوع پر بہت لکھا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ سیرت نگاری کے اسلوب میں تنوع پیدا ہوا۔ اس طرح آج دنیا کی تقریباً تمام بڑی اور علاقائی زبانوں میں جہاں سیرت رسول پر کتب ملتی ہیں وہاں ان کتب کے اسالیب و مناہج بھی مختلف اور متنوع ہیں۔

قرآن حکیم جو سرچشمہ رشد و ہدایت اور مستند ترین معلومات و حقائق کا خزینہ ہے۔ سیرت رسول ﷺ پر ایک کثیر مواد اپنے اندر سموئے ہوئے ہے سیرت نگاروں نے جہاں دیگر ذرائع اور مآخذ سے سیرت رسول اکرم ﷺ پر مواد حاصل کیا وہاں قرآن حکیم کو اولین ماخذ کا درجہ دیا۔ بعض لوگوں کے ذہن میں صرف قرآن حکیم کو اساس بنا کر کتب سیرت تصنیف کرنے کا خیال آیا۔ ان میں وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے کلام الٰہی کی حیثیت سے قرآن حکیم کو مستند، معتبر اور اولین ماخذ کے طور پر دیگر مآخذ سیرت کے ساتھ استعمال کیا۔ بعض نے قرآن حکیم سے ان آیات کو اکٹھا کیا جو سیرت رسول ﷺ کے حوالہ سے معلومات اور مواد اپنے اندر لیے ہوئے تھیں۔ لیکن بعض لوگوں نے اس وجہ سے سیرت رسول ﷺ پر لکھتے ہوئے قرآن حکیم کو ماخذ بنایا کہ ان کے نزدیک دیگر تمام ذرائع ناخالص اور مشکوک ہیں۔ اس طرح انھوں نے کتب حدیث اور سیرت رسول ﷺ پر سابقہ کتب سے اعلانیہ انحراف کرتے ہوئے سیرت رسول ﷺ کو قرآن حکیم کو مدد سے بیان کرنے کی کوشش کی۔ اس طرح قرآنی سیرت نگاری کا منہج وجود میں آیا جو دیگر مناہج سیرت کی نسبت جدید منہج ہے۔ اس منہج کے تحت دنیا کی دو بڑی زبانوں عربی اور اردو میں کثیر تعداد میں کتب لکھی گئی ہیں۔ صرف قرآن حکیم کو اساس بنا کر سیرت رسول ﷺ مرتب کرنا ایک امر محال ہے۔ کیونکہ قرآن حکیم سیرت کی کتاب نہیں اور نہ ہی اس میں تسلسل کے ساتھ آپ ﷺ کی سیرت بیان کی گئی ہے۔ اس لیے وہ کتب سیرت جو صرف قرآنی اساس پر لکھی گئی ہیں ان کا مطالعہ اور ان پر تحقیق و تجزیہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔ ان کتب میں سیرت نگاری کے تقاضے کس حد تک پورے کیے گئے ہیں؟ اسکے علاوہ ان کتب کی امتیازی حیثیت کیا ہے؟ کیونکہ مصنفین نے اگر تفاسیر قرآن، ذخیرہ حدیث اور کتب سیرت سے صرف نظر کرتے ہوئے آیات قرآنیہ

کی تفسیر اپنے انداز عقل و فہم، مزاج و عقیدہ کے مطابق کرنے کی کوشش کی ہے تو ان کی تفسیر و تشریح کس حد تک درست ہے؟

سیرت نگاری کے مختلف اسالیب و رجحانات

صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کو قلمبند کرنے کا سلسلہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی شروع کر دیا تھا۔ اسی طرح آپ ﷺ کی سیرت کے حوالہ سے کام کی ابتدا بھی صحابہ کرامؓ سے ہی ہوئی۔ سیرت و مغازی پر لکھنے کا جو آغاز عروہ بن زبیرؒ، موسیٰ بن عقبہؒ اور ابان بن عثمانؓ نے شروع کیا تھا اس کام کو ابن اسحاق، واقدی، ابن سعد اور ابن ہشام نے آگے بڑھایا یہ سلسلہ اس وقت سے آج تک جاری ہے۔

دنیا کے تمام حصوں میں ہر دور میں سیرت رسول پر ہر زبان میں لکھا گیا ہے۔ آج اگر ہم سیرت پر لکھی جانے والی کتب کی صرف فہرست مرتب کریں تو اس کے لیے ہی کئی جلدیں درکار ہوں گی۔ مختلف زمانوں اور زبانوں میں سیرت پر جو کچھ لکھا گیا اس میں سیرت کو قلمبند کرنے والے کے اپنے مزاج اور رجحان کا بہت عمل دخل ہے۔ سیرت پر موجود مواد کو مرتب کرنے کا انداز اور اس سے مترشح معلومات، تعلیمات اور واقعات نے ہر دور میں سیرت نگاری کے کسی نہ کسی خاص رجحان کو جنم دیا ہے۔ سیرت کے لٹریچر میں درج ذیل رجحانات نمایاں نظر آتے ہیں:

محدثانہ اسلوب و رجحان

نبی اکرم ﷺ کی احادیث کی جمع و تدوین اور احادیث کے ذخائر جمع کرنے والوں کا اپنا ایک خاص انداز اور اسلوب ہے، جس میں روایت کی اسناد پر زیادہ توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ کتب حدیث میں محدثین نے سیرت سے متعلق الگ الگ ابواب باندھے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے حوالے سے اس انداز میں معلومات کو یکجا کرنے سے سیرت نگاری کے محدثانہ اسلوب و رجحان نے جنم لیا۔ اس اسلوب کی نمائندہ سیرت پر لکھنے والوں میں حافظ ابن عبدالبر، ابن سید الناس اور حافظ ابن کثیر الدمشقی ہیں۔

مورخانہ اسلوب و رجحان

حضرت عروہ بن زبیرؓ سے جو اسلوب سیرت نگاری شروع ہوا وہ مورخانہ انداز یا اسلوب یا رجحان کہلاتا ہے۔ اس اسلوب کے تحت سیرت سے متعلق معلومات جمع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ محدثین کے برعکس تمام تر راویوں کے نام ذکر کر کے اس کے بعد ان سے حاصل شدہ معلومات کو ایک جگہ اکٹھا بیان کر دیا جاتا ہے۔ اسی انداز کو ابن شہاب زہری، ابن اسحاق، ابن سعد، واقدی اور ابن ہشام نے اپنایا۔ سیرت نگاری کا یہ رجحان زیادہ مقبول ہوا۔

مؤلفانہ اسلوب و رجحان

اس سے مراد یہ ہے کہ سیرت کے مختلف مآخذ اور دستیاب کتب کو سامنے رکھ کر ان سے سیرت سے متعلق معلومات کو تالیفی و تصنیفی انداز میں ایک مربوط اور مسلسل کتاب کی شکل میں لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا

ہے۔ سیرت پر اس انداز سے لکھی جانے والی کتب کا آغاز تیسری صدی ہجری کے اواخر میں شروع ہوا۔ سیرت نگاری کا جو اسلوب اور رجحان سب سے زیادہ مقبول ہوا اور جس انداز میں سب سے زیادہ کتب سیرت لکھی گئیں وہ یہی مولفانہ اسلوب ہے۔

فقیہانہ اسلوب ورجحان

فقہی ذہن اور رجحان رکھنے والے لوگوں نے سیرت مطہرہ کا مطالعہ ایک الگ انداز سے کیا۔ انہوں نے سیرت مقدسہ سے مستنبط فقہی احکام کے حوالہ سے سیرت کو بیان کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ اس اسلوب سے مراد یہ ہے کہ واقعاتِ سیرت پر اس انداز سے روشنی ڈالی جائے کہ جس سے معلوم ہو کہ اس سے کون کون سے فقہی احکام مستنبط ہوتے ہیں۔ اس طرح سیرت اور فقہ کو آپس میں ملا کر جو کتب تصنیف کی گئیں وہ فقیہات سیرت کہلاتی ہیں۔

متکلمانہ اسلوب ورجحان

اسلام میں علم الکلام کے داخلہ سے اس اسلوب نے جنم لیا۔ یہ وہ علم اور فن ہے جس میں اسلامی عقائد کو عقلی دلائل سے بیان اور ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور دوسرے مذاہب کا رد یا ان پر تنقید کی جاتی ہے۔ سیرت کے حوالہ سے اس اسلوب کا آغاز اس وقت ہوا، جب یہ سوال پیدا ہوا کہ نبوت کی عقلی دلیل کیا ہے۔ اس طرح کے مختلف سوالوں کے تناظر میں جب سیرت رسول ﷺ کا جائزہ لیا جاتا ہے تو یہ رجحان پیدا ہوتا ہے۔ اس اسلوب کی نمائندہ کتب سیرت بھی موجود ہیں اور بعض دیگر کتب سیرت میں بھی کلامی مباحث ملتے ہیں۔

ادیبانہ اسلوب ورجحان

اس اسلوب سے مراد یہ ہے کہ سیرت مطہرہ کو خالص ادبی انداز میں منظوم یا نثر میں بیان کیا جائے۔ اس اسلوب یا رجحان نے اس وجہ سے جنم لیا کہ عام لوگ عموماً سنجیدہ انداز کی کتب کی طرف مائل نہیں ہوتے، جب کہ کہانی یا داستان اور شاعری میں کتب کی طرف دلچسپی رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے واقعاتِ سیرت کو خالص ادبی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس اسلوب کا آغاز سب سے پہلے فارسی میں ہوا۔ اس کے بعد اردو میں اس انداز کی کتب سیرت لکھی گئیں۔ عربی زبان میں اس رجحان نے بہت بعد میں جگہ بنائی۔

مناظرانہ اسلوب ورجحان

جب کسی خاص موضوع پر اپنے اندازِ فکر کے تحت قلم اٹھایا جائے یا اپنے نظریات کے اثبات کے لیے کسی چیز کو بیان کیا جائے تو یہ انداز یا رجحان مناظرانہ اسلوب کہلاتا ہے۔

سیرت پر کتب لکھنے والوں نے اپنے مخصوص مذہبی یا مسلکی نظریات و تصورات کے تحت نبی اکرم ﷺ کی سیرت کو بیان کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ خصوصیت کے ساتھ یہ رجحان بر صغیر میں شروع ہوا جب انگریزوں کی آمد ہوئی اور مشنریوں نے عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت اور اسلام کو کمزور کرنے کے لیے کوششیں شروع کیں تو

مسلمانوں کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کی ذات، صفات اور واقعات سیرت کے حوالہ سے اس انداز کی کتب لکھنے کا آغاز ہوا۔

قرآن حکیم کی روشنی میں سیرت نگاری کا رجحان

سیرت نگاری کے ان مختلف اسالیب اور رجحانات میں ایک نئے رجحان کا اضافہ ہوا۔ یہ رجحان یا اسلوب قرآنِ مجید کو ماخذ بنا کر سیرت نبی مرتب کرنے کا رجحان ہے۔ اس اسلوب کی نمائندہ کتب بھی کافی تعداد میں ملتی ہیں۔

ویسے تو ہر سیرت نگار نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے حوالہ سے جہاں کتب حدیث، کتب سیرت، کتب تاریخ، وغیرہ جیسے مآخذ سے استفادہ کر کے سیرت نبوی سے متعلق معلومات اکٹھی کی ہیں اور واقعاتِ سیرت بیان کئے ہیں وہیں قرآن مجید (جو سیرت کے حوالہ سے بہت بڑا ذخیرہ اپنے اندر رکھتا ہے) سے بھی استفادہ کیا ہے اور جہاں جہاں ضرورت ہوئی مختلف آیاتِ قرآنیہ سے سیرت نبوی کو بیان کیا ہے۔ بعض لوگوں نے خصوصیت کے ساتھ قرآنِ مجید سے سیرت نگاری کی ہے۔ اس طرح سیرت نگاری کے ایک نئے اسلوب اور رجحان نے جنم لیا ہے۔[1]

قرآن مجید ہر طرح کے علوم کا جامع ہے۔ اہل علم نے قرآنی فرمانِ ﴿وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾[2] کے تحت اسے ہر طرح کے علوم و معارف کا گنجینہ اور اسرار و معانی کا خزینہ قرار دیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب ﴿تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾[3] ہے۔ اس لیے ہر طرح کے شک و شبہ سے پاک اور حقائق کو بیان کرنے والی ہے۔ اس وجہ سے تمام تر علوم کا سرچشمہ اور اولین مصدر و ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ خصوصا تمام تر علوم دینیہ، خواہ ان کا تعلق حدیث اور فقہ سے ہو یا سیرت و تاریخ سے ان کی بنیاد اور اساس قرآن حکیم ہی ہے۔ اس ذریعہ سے حاصل شدہ علم جہاں جامع ہے وہاں مستند ترین بھی ہے۔

قرآن مجید نے جہاں انسانی رہنمائی کے لیے مختلف اوامر و نواہی بیان فرمائے وہیں سابقہ اقوام و ملل کے قصص بھی بیان کیے ہیں۔ اسی طرح صاحب قرآن حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ کے حوالہ سے بھی مستند ترین معلومات فراہم کی ہیں۔ قرآن مجید اگرچہ سیرت کی کتاب نہیں ہے۔ مگر اس کا ایک بہت بڑا حصہ سیرت نبوی ﷺ کے بیان میں ہے۔ قرآن مجید آپ ﷺ کی ولادت سے قبل کے حالات، بعثت، نبوت و رسالت، شمائل، حسب و نسب، غزوات و سرایا، معجزات، اطاعت و اتباع کے احکام، عبادات، خصائص و امتیازات اور حیات مقدسہ کے واقعات سے بھرپور ہے۔ سیرت سے متعلق یہ مواد قرآن کریم میں کہیں مجمل اور کہیں مفصل انداز میں مختلف سورتوں اور آیات میں موجود ہے۔

قرآن حکیم نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا مستند بیان ہے۔ ہر دور کے سیرت نگاروں نے قرآن حکیم کو سیرت کا ایک بنیادی اور معتبر ماخذ قرار دیا ہے۔ بالعموم ہر سیرت نگار نے قرآن کریم سے استشہاد کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اپنی تالیفات کو قرآن کے تحت رکھنے کی کوشش کی ہے۔ مگر ان کا زیادہ تر انحصار روایات سیرت پر ہی

رہا۔ سیرت نگاری کے آغاز سے لے کر بیسویں صدی عیسوی کے آغاز تک سیرت نگاری کے نئے نئے اسالیب و مناہج سامنے آئے۔اہل علم نے مختلف زاویوں سے سیرت طیبہ کو دیکھا اور اس پر قلم اٹھایا۔ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ دنیا کی ہر زبان میں سیرت پر لکھنے والوں نے مختلف اسالیب و رجحانات کے تحت کتب سیرت تالیف کی ہیں۔ان میں عربی اور اردو زبانوں میں اس منہج کی نمائندہ کتب سیرت کی ایک طویل فہرست ملتی ہے۔ دیگر زبانوں میں بھی اس رجحان کی حامل کتب موجود ہو سکتی ہیں۔قرآن حکیم کی روشنی میں لکھی گئی کتب کی فہرست کہیں زیادہ طویل ہے۔

قرآن کریم کی روشنی میں سیرت نگاری نسبتاً ایک جدید رجحان ہے۔اردو زبان میں خصوصیت کے ساتھ مولانا ابولکلام آزاد[۴] اور سید ابوالاعلیٰ مودودی[۵] کی تحریروں میں قرآن حکیم کو ماخذ اور اساس بنا کر سیرت نبوی ﷺ مرتب کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔اس کے علاوہ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے اپنے ایک خطبہ[۶] میں علامہ محمد اقبال کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے یہ خیال علامہ اقبال کو آیا تھا۔

قرآن حکیم میں سیرت رسول اکرم ﷺ کے حوالہ سے کافی مواد موجود ہے۔اس کے پیش نظر اہل علم نے یہ کہا ہے کہ اگر دنیا سے روایات کی تمام کتب معدوم ہو جائیں تو بھی قرآن کی مدد سے سیرت طیبہ مرتب کی جا سکتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ نہ تو مولانا ابوالکلام آزاد خود یہ کام کر سکے، نہ ہی سید ابوالاعلیٰ مودودی نے سیرت سرور عالم لکھتے وقت یہ کوشش کی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے مولانا شبلی نعمانی کی توجہ بھی اس طرف دلائی مگر وہ بھی صرف قرآن حکیم کو اساس بنا کر اس کے تحت سیرت نبوی مرتب نہ کر سکے۔البتہ اس زمانے میں دیگر کچھ لوگوں نے اس منہج کے تحت سیرت نگاری کا آغاز کیا۔ بہت قلیل عرصہ میں اس منہج کے تحت تیزی سے کتب تالیف کی گئیں۔

چنانچہ ایک طرف روایت پسند طبقہ نے صرف قرآنی اساس پر سیرت رسول ﷺ مرتب کرنے کی کوشش کی تو دوسری طرف وہ طبقہ جو سوائے قرآن کے کسی چیز کو مستند نہیں مانتا اور جس کے نزدیک تمام تر یا اکثر ذخیرۂ حدیث اور روایات سیرت مشکوک اور من گھڑت واقعات کا مجموعہ ہے۔ان لوگوں نے صرف قرآن مجید کو مصدر بنا کر سیرت طیبہ کو سامنے لانے کی کوشش کی ہے۔اس رجحان کے سامنے آنے پر دیگر اہل قلم نے بھی اس میدان میں طبع آزمائی کی چنانچہ اس وقت دنیا کی بڑی زبانوں مثلاً عربی اردو اور انگریزی میں اس رجحان کی نمائندہ کتب سیرت موجود ہیں۔ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ علاقائی زبانوں میں بھی صرف قرآن کی روشنی میں سیرت طیبہ پر کتابیں یا چھوٹے رسائل موجود ہوں گے۔

اس رجحان کی نمائندہ کتب جہاں ذخیرہ سیرت میں ایک بڑا اضافہ ہیں وہیں یہ کتب تفسیر قرآن کے حوالے سے بھی انفرادیت کی حامل ہیں۔اپنے اسلوب اور جدید رجحان کی بدولت ایک نیا زاویہ فکر ہیں۔ بہت حد تک ان کتب کو قرآن مجید کی جزوی تفسیر بھی کہا جا سکتا ہے، جو کہ تفسیر نگاری کے عصری رجحانات میں سے ایک اہم رجحان ہے۔

اس منہج کے تحت لکھی گئی کتب کے مصدری حوالہ سے مستند ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں البتہ یہ کہنا مبالغہ آمیز ہو سکتا ہے کہ ان میں سیرت رسول ﷺ کا بیان اصول سیرت کے مطابق ہے۔اسی طرح ان کتب میں

تفسیر قرآن کرتے ہوئے اصول تفسیر کی پاسداری کی گئی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم سیرت کی کتاب نہیں اور نہ ہی اس میں سیرت رسول ﷺ تسلسل کے ساتھ مربوط انداز میں بیان ہوئی ہے، بلکہ جستہ جستہ مشمولات سیرت، کہیں مفصل اور کہیں مجمل انداز میں بیان ہوئے ہیں۔ان درمیانی کڑیوں کو ملانے اور واقعات کے تسلسل کے بیان کے لیے جب دیگر کسی مصدر (حدیث یا سیرت) کو استعمال نہیں کیا گیا تو یقینا عقلی استدلال سے کام لیا گیا ہے۔قرآنی مفاہیم کو بیان کرنے کے لیے تاویل کا سہارا لیا گیا ہے۔اس طرح جہاں سیرت نگاری کا کام مشکل ہے وہاں تفسیر قرآن بھی درست انداز میں نہیں ہو سکتی۔ان معائب کے باوجود یہ کتب مکمل طور پر رد کر دینے یا صرف نظر کر لینے کے قابل نہیں، بلکہ ان میں بہت سے محاسن بھی ہیں کچھ کتب انتہائی اعلیٰ معیار کی بھی ہیں۔

قرآن کریم کی روشنی میں سیرت نگاری کے رجحان کے تحت کتب کی تالیف کاآغاز بیسویں صدی کے ربع اول میں ہوا۔اردو زبان میں اس رجحان کی اوّلین اور قدیم کتاب جو ہمیں ملتی ہے وہ مولانا عبدالشکور لکھنوی کی ''مختصر سیرت نبویہ'' ہے۔ یہ کتاب تقریباً ۱۹۱۴ء میں لکھی گئی۔ مگر صاحبِ کتاب نے ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا جس سے معلوم ہو کہ انھوں نے یہ کتاب کسی کی تحریک پر شروع کی۔ خصوصیت کے ساتھ بیسویں صدی کے نصف آخر میں یہ رجحان زیادہ مقبول ہوا۔ چنانچہ کئی ایک چھوٹی بڑی کتب سیرت اس منہج کے تحت لکھی گئیں۔ عربی زبان میں بھی اسی عرصہ میں اس رجحان کی نمائندہ کتب کی تالیف شروع ہوئی۔

قرآن حکیم کی روشنی میں سیرت نگاری کے محرکات

قرآنِ حکیم کی روشنی میں سیرت نگاری کے حوالہ سے کتب کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔اس اسلوب کی نمائندہ کتب عربی زبان میں بھی دستیاب ہیں۔ خصوصاً اردو زبان میں کافی تعداد میں کتب لکھی گئی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس رجحان کو بہت پذیرائی حاصل ہو رہی ہے اور اس رجحان کی حامل کتب میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔قرآن حکیم کی روشنی میں سیرت نگاری کے کئی ایک محرکات ہو سکتے ہیں۔ ذیل کی سطور میں ان کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

حصول برکت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ :

[إنّ البيت ليتسع على اهله وتحضره الملائكة و تهجره الشياطين ويكثر خيره أن يقرء فيه القرآن وإنّ البيت ليضيق على أهله وتهجرهٔ الملائكة وتحضره الشياطين ويقل خيره أن لايقرء فيه القرآن][۷]

''قرآن پڑھنے کی وجہ سے گھر اپنے رہنے والوں کے لیے کشادہ ہو جاتا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ شیطان اس گھر کو چھوڑ دیتے ہیں اور اس کی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے اور قرآن نہ پڑھنے کی وجہ سے گھر اپنے رہنے والوں کے لیے

تنگ ہو جاتا ہے اس میں فرشتے اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ شیطان اس میں بسیرا کر لیتے ہیں اور اس کی خیر و برکت کم ہو جاتی ہے"

اس طرح جس کلام یا جس تحریر میں آیاتِ قرآنیہ شامل ہو جائیں وہ حصولِ برکت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ قرآنِ مجید کی روشنی میں لکھی گئی کتب سیرت میں سے ایک بڑی تعداد ایسی کتب کی ہے جن میں خود ان کے مصنفین نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ ان کا مقصد حصول برکت ہے۔

قرآن اور صاحب قرآن سے تعلق اور نسبت

قرآنِ حکیم کی روشنی میں سیرت نگاری کے رجحان کا ایک محرک قرآن اور صاحبِ قرآن سے تعلق اور نسبت کا اظہار ہے۔ چونکہ اہل ایمان نبی اکرم ﷺ کی ذات سے بھی محبت و عقیدت کے جذبات رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی کتاب کلام مجید بھی ان کے لیے مقدس و محترم ہے۔ اس لیے ان دونوں کے ساتھ تعلق اور نسبت ہر ایک مسلمان کا دعویٰ ہے۔

چونکہ قرآن اور صاحبِ قرآن کا آپس کا تعلق اور نسبت بھی اہل اسلام پر عیاں ہے۔ اس لیے بہت سے اہل قلم نے جب سیرت رسول ﷺ قلمبند کی تو اس تعلق اور نسبت کو دیکھتے ہوئے انھوں نے قرآن ہی کو سامنے رکھ کر سیرت مقدسہ بیان کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ قرآن کو سمجھنے کے لیے صاحبِ قرآن سے زیادہ بہتر اور صاحبِ قرآن کی ہستی پر قرآن سے زیادہ موثر انداز میں کوئی روشنی نہیں ڈال سکتا۔

یہ نسبت اور تعلق اس قدر قوی ہے کہ قرآن کو سنت سے اور سیرت نبوی کو قرآن سے الگ کر کے سمجھنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

انفرادیت و امتیاز کا اظہار

یہ رجحان چونکہ نیا اور منفرد ہے اس لیے بھی اس کو زیادہ پذیرائی ملی۔ موجودہ وقت میں اس رجحان کے تحت سیرت نگاری کا ایک محرک اہل قلم کا اپنی انفرادیت اور امتیاز قائم رکھنا بھی ہے۔ اس رجحان کے تحت لکھی گئی کتب پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مؤلفین نے انفرادیت کی خاطر بھی اس منہج کو اپنایا۔

اعتماد و قبولیت

ارشاد خداوندی ہے ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾[8] اس میں بیان کردہ تمام علوم و معارف اسرار و رموز، قصص، وعدے اور وعیدیں، اوامر و نواہی، ذکر و اذکار، امثال و دلائل، پیش گوئیاں بالکل درست اور برحق ہیں۔ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا ایک ایک حرف صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ جس کی نہ صرف اہل ایمان بلکہ غیر مسلم بھی تصدیق کر رہے ہیں۔

مزید یہ کہ یہ کتاب اپنے نزول سے لے کر آج تک اور آج سے تا قیام قیامت محفوظ و مامون ہے اور رہے گی۔ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اس کے نازل کرنے والے نے ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَه لَحٰفِظُوْنَ﴾[9] کے اعلان

کے ساتھ لے لیا ہے۔ اہل علم نے مختلف حوالوں اور انداز سے اس اعلان کا جائزہ لیا ہے۔ دنیا ماننے پر مجبور رہے کہ یہ کتاب اپنے الفاظ و کلمات کے ساتھ بالکل محفوظ و مامون ہے۔

اس تمام تر پس منظر میں بہت سے سیرت نگاروں نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کو قرآنِ مجید سے اخذ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی اس کوشش و کاوش کا ایک بڑا محرک اپنی تصنیف کو درجہ مقبولیت، اعتماد اور استناد دلانا ہے۔

قرآن میں رسول ﷺ کی تمام تر سیرت کا بیان ہے

قرآن حکیم کی روشنی میں سیرت نگاری کا ایک بڑا محرک یہ خیال ہے کہ قرآنِ حکیم میں نبی اکرم ﷺ کی تمام تر سیرت کا بیان ہے۔ ان خیالات کا اظہار بڑے بڑے اہل علم نے کیا ہے۔ مولانا ابو الکلام آزاد کے خیال میں:

"حیات و سیرت کا کوئی ضروری ٹکڑا ایسا نہیں جس کے لیے قرآن میں ایک سے زائد آیات نہ ہوں"[۱۰]

اس رجحان کے بہت بڑے نمائندہ اور محرک مولانا ابو الکلام آزاد ہی ہیں ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

> "اگر دنیا سے تاریخ اسلام کی ساری کتابیں معدوم ہو جائیں اور دنیا نے جو
> کچھ چھٹی صدی عیسوی کے ایک ظہور دعوت کی نسبت سنا ہے وہ سب بھلا دے۔
> اور صرف قرآن ہی دنیا میں باقی رہے۔ جب بھی آنخضرت ﷺ کی شخصیت مقدسہ
> اور آپ کی سیر و سیاحت کے شواہد مٹ نہیں سکتے۔

مولانا ابو الکلام آزاد سے ملتے جلتے خیالات کا اظہار مولانا ابو الاعلیٰ مودودی نے بھی کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی در حقیقت یہ خیال کرتے تھے کہ صرف قرآنِ مجید کو سامنے رکھ کر سیرت مطہرہ مرتب کی جا سکتی ہے۔ لکھتے ہیں:

> "اگر کتابوں کا وہ تمام ذخیرہ دنیا سے مٹ جائے جو آئمہ اسلام نے سالہا
> سال کی محنتوں سے مہیا کیا ہے۔ حدیث و سیرت کا ایک ورق بھی نہ رہے جس سے
> محمد ﷺ کی زندگی کا کچھ حال معلوم ہو سکتا ہو اور صرف کتاب اللہ باقی رہ جائے۔
> تب بھی ہم اس کتاب سے ان تمام بنیادی سوالات کا جواب حاصل کر سکتے ہیں جو
> اس کے لانے والے کے متعلق ایک طالب علم کے ذہن میں پیدا ہو سکتے ہیں"[۱۱]

مندرجہ بالا اقتباسات سے اس رجحان کی طرف ترغیب کا پتہ چلتا ہے۔ قرین قیاس ہے کہ قرآنِ حکیم کی روشنی میں سیرت نگاری کا سلسلہ اسی سے آگے چلا ہو۔ کیونکہ ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان نے بھی سیرت مبارکہ پر قرآن کو پیشِ نظر رکھ کر روشنی ڈالی ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ جس نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت ملاحظہ کرنی ہو وہ قرآن مجید کا مطالعہ کر لے۔ کیونکہ قرآن مجید کی آیات اور ان میں بیان شدہ واقعات و قصص اور احکام نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔[۱۲]

مولانا ابو الکلام آزاد کا ذیل کا اقتباس اس رجحان کا واضح محرک محسوس ہوتا ہے:

''لوگوں نے حیات و سیرت طیبہ ختم المرسلین پر اس حیثیت سے بہت کم نظر ڈالی ہے کہ اگر روایات و دفاتیر تاریخی سے قطع نظر کر لیا جائے اور صرف قرآن حکیم ہی کو سامنے رکھا جائے تو آپ ﷺ کی سیرت و حیات پر کیسی روشنی پڑتی ہے۔ اور جس طرح قرآن اپنی کسی بات میں غیر کا محتاج نہیں، اسی طرح اپنے حامل و مبلغ کے وجود و حیات کے بیان میں بھی خارج کا محتاج ہے یا نہیں؟ اصحاب سیر و محدثین کرام نے فضائل و مدائح منصوصہ قرآنیہ کے باب تو باندھے ہیں۔ مثلاً قاضی عیاض نے ''شفا'' کے متعدد ابواب میں قرآن مجید کی آیات متعلق فضائل و مدائح جمع کی ہیں۔ لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے، آج تک کبھی اس کی کوشش نہیں کی گئی کہ صرف قرآن مجید میں دائرہ استناد و اخذ محدود رکھ کر ایک کتاب سیرت میں مرتب کی جائے''[۱۳]

مسلکی نظریات کی تقویت

قرآن حکیم کی روشنی میں سیرت نگاری کے رجحان میں ایک محرک یہ بھی نظر آتا ہے۔ چونکہ قرآن حکیم کا حوالہ سب سے زیادہ مستند اور معتبر ہے اس لیے لوگوں نے اپنے مسلکی تصورات اور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اپنے عقائد و نظریات کے پرچار کے لیے سیرت مقدسہ پر قرآن مجید کی روشنی میں کتب لکھیں۔ یہ سلسلہ زور و شور سے جاری ہے۔ چونکہ قرآن حکیم کے الفاظ و کلمات میں گہرائی اور وسعت ہے اس لیے ہر مسلک و مذہب کو تاویل کرتے ہوئے اپنی مرضی کے مطالب اخذ کرنے میں آسانی رہتی ہے۔ یہ رجحان روز بروز تقویت پکڑ رہا ہے۔

مستشرقین کے الزامات کا رد عمل

قرآنی سیرت کے رجحان کی بعض کتب میں بین السطور یہ خیال بھی ملتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی حیات مقدس کو قرآن سے ثابت کیا جائے۔ کیونکہ دفتر حدیث اور سیرت پر مستشرقین نے یہ اعتراضات کیے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے بہت عرصہ بعد لکھی گئی کتب ہیں۔ اس لیے بعض لوگوں نے اسی خیال کے تحت بھی قرآن کی روشنی میں سیرت رسول مرتب کرنے کی کوشش کی۔

اہل قرآن

اپنے آپ کو اہل قرآن کہلانے والے طبقہ یا مکتب فکر کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ صرف قرآن ہے۔ اس میں ہر ایک چیز واضح ہے اس لیے اس کو سمجھنے کے لیے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ اس خیال کے اثبات کے لیے اہل قرآن درج ذیل دلائل دیتے ہیں۔

۱۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾[۱۴] اس حکم کے تحت اللہ کی رسی قرآن حکیم ہے اسی کو مضبوطی سے تھامنے کی تاکید ہے۔ اس کے علاوہ کوئی چیز قابل حجت نہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہر ایک چیز کا بیان فرما دیا۔ جس طرح ارشاد فرمایا: ﴿وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا﴾[۱۵] اس کے بعد حدیث کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

۳۔ ''حسبنا كتاب الله'' ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔

زیادہ تر اہل قرآن علماء سیرت رسول ﷺ کی طرف مائل نہیں ہوئے۔ کیونکہ ان کے مخصوص عقائد و افکار کے مطابق سیرت نگاری ایک مشکل کام ہے۔ البتہ غلام احمد پرویز نے سیرت رسول ﷺ پر ایک ضخیم جلد میں کتاب تالیف کی ہے۔ اس کتاب کا عنوان ''معراج انسانیت'' ہے۔

اس کے علاوہ دیگر کئی مصنفین کی تالیفات پر بھی اہل قرآن کے گہرے اثرات نظر آتے ہیں۔ ان میں'' مختصر سیرت قرآنیہ سیدنا محمد'' از محمد اجمل خان اور ''انقلاب مکہ'' از ڈاکٹر الطاف جاوید کا نام لیا جا سکتا ہے۔ اہل قرآن چونکہ حدیث کا انکار کرتے ہیں۔ اس لیے ان کی کتب میں روایات حدیث سے صرف نظر کیا گیا ہے۔

اہل قرآن کی کتب سیرت میں روایات سیرت و تاریخ میں سے بھی وہی روایات لی گئی ہیں جن سے ان کے عقائد پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ وہ تمام واقعات سیرت اہل قرآن کے نزدیک من گھڑت اور فضول ہیں جو ان کے نظریات سے متصادم ہیں۔ اہل قرآن کی سیرت نگاری قرآن حکیم کی روشنی میں ہی ہے۔

اردو زبان میں قرآنی سیرت نگاری کے منہج کی حامل کتب کا تعارف

۱۔ مختصر سیرت نبویہ موسوم بہ سیرۃ الحبیب الشفیع من الکتاب العزیز الرفیع[۱۶] (محمد عبدالشکور لکھنوی)

کتاب ہذا محمد عبدالشکور مدیر النجم لکھنو کی تالیف ہے۔ یہ کتاب ۱۳۴۶ھ میں ربیع الاوّل کے مہینہ کی نسبت سے رسالہ النجم لکھنو میں شائع ہوئی اور اس کو عمدۃ المطابع لکھنو نے شائع کیا۔ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو عام کتابی سائز کے چونسٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ مختصر رسالہ جو قرآنی سیرت نگاری کے رجحان کا نمائندہ ہے۔ مصنف کے قرآن حکیم اور سیرت طیبہ کے گہرے مطالعہ کا غماز اور عکاس ہے۔ مصنف نے بہت خوبصورت خاکہ مرتب کیا ہے۔ اس خاکہ کی مدد سے قرآن حکیم کی روشنی میں سیرت رسول ﷺ پر کئی جلدوں پر مشتمل کتاب تحریر کی جاسکتی ہے۔ اس کتاب کو قرآنی سیرت کے رجحان کی اولین کتب میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ باقی تمام کتب اس کتاب کے بعد لکھی گئیں۔

مصنف نے اس رجحان کی نمائندہ کتب کا آغاز کیا ہے مگر اس حوالہ سے انہوں نے ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا جس سے یہ معلوم ہو کہ انہیں قرآنی سیرت لکھنے کا خیال کس وجہ سے آیا۔ نہ ہی یہ کتاب کسی خاص مکتب فکر یا مسلک

کی نمائندگی کرتی ہے۔ مصنف نے عام طور پر معروف روایات سیرت کو ہی لیا ہے اور انہیں قرآن حکیم سے اخذ کر کے بیان کیا ہے۔

۲۔ ختم نبوت[۱۷] (مولانا مفتی محمد شفیع)[۱۸]

"ختم نبوت" مولانا محمد شفیع صاحب کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب ختم نبوت کے خاص موضوع پر ہے۔ یہ موضوع اگرچہ سیرت کا مکمل احاطہ تو نہیں کرتا مگر نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے ایک خاص پہلو اور آپ کے مقام و منصب کے حوالہ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس لیے اس کتاب کو سیرت کے موضوعات میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

پہلی مرتبہ یہ کتاب مکتبہ دارالاشاعت دیوبند سے ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی۔ دوسری مرتبہ ۱۹۳۷ء میں ایک مرتبہ پھر اسی ادارہ نے شائع کی۔ تیسری بار دارالاشاعت کراچی کی طرف سے ۱۹۵۵ میں اس کتاب کو شائع کیا گیا۔ جب کہ چوتھی اشاعت ۱۹۶۵ میں ہوئی۔ چوتھی طباعت ادارۃ المعارف کراچی کے اہتمام سے ہوئی۔[۱۹]

"ختم نبوت" منتخب آیات قرآنیہ کی تفسیر اور سیرت کے ایک پہلو پر ایک بہترین کتاب ہے۔ مصنف نے ایک طرف تو تفسیر قرآن کا حق ادا کیا ہے دوسری طرف مقام نبوت ختم المرسلین کا بہترین انداز میں دفاع کیا ہے۔

مصنف چونکہ ایک بلند پایہ عالم دین اور مفسر قرآن ہیں۔ اس کے علاوہ ایک فقیہہ بھی ہیں۔ اس لیے قرآن، حدیث، فقہ، سیرۃ، علوم قرآن اور علوم حدیث پر ان کی گہری دسترس ہے۔ اثبات مسئلہ میں انھوں نے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ کتاب زیر تبصرہ یقیناً ایک مدلّل علمی کتاب ہے جس سے ایک عام قاری، ایک محقق اور علمائے دین برابر استفادہ کر سکتے ہیں۔

۳۔ شان حبیب الرحمٰن من آیات القرآن[۲۰] (از مفتی احمد یار خان نعیمی)

زیر تبصرہ کتاب "شان حبیب الرحمٰن من آیات القرآن" عام کتابی سائز کے تین سو اٹھائیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے واقعات سیرت بیان نہیں کیے بلکہ قرآن حکیم کی ان آیات کو اکٹھا کر کے ان کی تشریح و توضیح کی ہے جن میں نبی اکرم ﷺ کی ذات یا صفات کے حوالہ سے آپ کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ اس کتاب میں ایک سو تین عنوانات کے تحت ایک سو چوالیس آیات قرآنیہ درج کر کے ان کا ترجمہ اور تفسیر پیش کی ہے۔ دوران تفسیر شامل کی جانے والی دیگر آیات قرآنیہ اس کے علاوہ ہیں۔ ایک حوالے سے اس کو قرآن مجید کی جزوی تفسیر کہا جا سکتا ہے، جو ان آیات قرآنیہ پر مشتمل ہے جن میں نبی اکرم ﷺ کا مقام و منصب، آپ کی رفعت و شان اور تعریف و توصیف بیان ہوئی ہے۔ اس طرح یہ کتاب سیرت النبی ﷺ کے اس حصّہ سے متعلق ہے جس کا تعلق نبی اکرم ﷺ کے مقام و منصب سے ہے۔

مصنف کتاب چونکہ مفسر قرآن بھی ہیں اس لیے انھوں نے اس کتاب میں شامل کردہ تمام آیات کی تفسیر اور تشریح کرتے ہوئے مشہور کتب تفسیر سے مدد لی ہے۔ دوران تفسیر انھوں نے تفسیر قرآن بالقرآن، تفسیر قرآن بالحدیث و اقوال صحابہ کے اصول کو پیش نظر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ علمائے اسلام کے افکار و خیالات کو بھی اس ضمن

میں تفسیر شامل کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں اہل علم کے لیے رہنما خطوط اور عام قاری کے لیے قرآن کی سمجھ اور سیرت سے واقفیت کا بڑا سامان ہے۔

۴۔ ذکرِ رسول ﷺ[۲۱] **(از مولانا عبد الماجد دریا بادی)**

یہ کتاب کل ایک سو چھیاسٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں کل سترہ مضامین یا تقاریر ہیں۔ ان میں سے آٹھ مضامین میں قرآن حکیم کی مختلف سورتوں یا آیات بینات کی روشنی میں سیرت مطہرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جب کہ نو مضامین یا تقاریر ایسی ہیں جن میں قرآن حکیم سے اس انداز میں اعتنا نہیں کیا گیا۔

مولانا عبد الماجد دریا بادی کی یہ تحریریں اپنے اندر تحقیق کی سند، ادبی چاشنی، مقرر کی روانی، اور ایک سچے مسلمان کی قوتِ ایمانی کو سموئے ہوئے ہیں۔ اختصار اور جامعیت ان تحریروں کی بہت بڑی خوبی ہے۔ مولانا نے بہت بڑے بڑے مضامین کو بڑی خوبصورتی سے محدود الفاظ میں بیان کیا ہے۔ بیان سیرت میں نہ سنین ہیں، نہ ایام، نہ ہی واقعات کا تسلسل، بلکہ بعض واقعات سیرت کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی رفعت شان اور اللہ کی عنایات کا ذکر بہت خوبصورت انداز میں کیا گیا ہے۔ مولانا نے آیات قرآنیہ کو اس انداز میں اپنی تحریر میں سمویا ہے کہ وہ اس تحریر کا حصّہ معلوم ہوتی ہے۔

مولانا عبد الماجد دریا بادی کی ان تحریروں کا مطالعہ کرنے والا ہر ہر مقام پر جھوم جھوم جاتا ہے۔ مولانا کا ادبی اسلوب بیان، صوتی اثرات، نغمگی، الفاظ کا زیر و بم قاری پر وہ سحر طاری کرتا ہے کہ جی چاہتا ہے اس کتاب کا ایک ایک لفظ اقتباس کی صورت میں نقل کر دیا جائے۔[۲۲]

۵۔ معراج انسانیت[۲۳] **(از غلام احمد پرویز)**

کتاب زیر تبصرہ کے مؤلف غلام احمد پرویز ہیں۔[۲۴] کتاب ہذا طلوع اسلام ٹرسٹ لاہور کی طرف سے سب پہلے ۱۹۴۹ء میں شائع کی گئی۔ کتاب ہذا کو بیس بڑے عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے جنہیں ابواب کہا جا سکتا ہے۔ کتاب تقریباً پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے آیات قرآنیہ، یورپی کتب سے اقتباسات کتب سیرت سے چیدہ چیدہ واقعات، کثرت سے حضرت علامہ اقبال کے اشعار اور حسب ضرورت کسی حدیث سے اعتنا کیا ہے۔ آیات قرآنیہ کا ترجمہ اور تشریح اپنے مخصوص اصول ہائے تفسیر کے مطابق کی ہے۔

اس کتاب میں آیات قرآنیہ کے مفہوم و معانی اور تفسیر و تشریح کا وہی انداز و اسلوب ہے جو معتزلہ کے ہاں نظر آتا ہے۔ وہی انداز سر سید احمد خان نے اختیار کیا اور یہی انداز اہل قرآن کے تفسیری اصول کی شکل میں سامنے آتا ہے۔ اس کو غلام احمد پرویز نے اختیار کیا ہے۔ اس طرح اگر دیکھا جائے تو مصنف نے کتاب کا ایک بڑا حصہ غیر مسلموں کی تصانیف سے اقتباسات کی صورت میں نقل کیا ہے۔ باقی تمام مباحث انہیں مستشرقین کے افکار کے زیر اثر نظر آتے ہیں۔

باوجود اس کے کہ یہ کتاب مصنف کے مخصوص عقائد، نظریات اور افکار کا مجموعہ ہے۔ مگر اس میں بعض اچھے مباحث بھی ہیں۔ اہل علم کے لیے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ یہ کتاب تحقیق کا دروازہ کھولتی ہے۔ محققین کو دعوت تحقیق دیتی ہے۔ مگر عام قاری کے ذہن کو پراگندہ کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔

۶۔ مختصر سیرت قرآنیہ سید نا محمد ﷺ[۲۵] **(از محمد اجمل خان)**[۲۶]

کتاب ہذا ۱۹۵۱ء میں یونین پریس دہلی سے پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ یہ کتاب مجموعی طور پر ۱۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی "تالیف، مقاصد اور اسلوب کے حوالہ سے مصنف نے "حرف اول" کے عنوان سے تحریر کردہ چار صفحات پر مشتمل ابتدائیہ میں اختصار سے روشنی ڈالی ہے۔

مصنف کتاب جناب محمد اجمل خان پر مولانا ابو الکلام آزاد، مولانا عبید اللہ سندھی اور مولانا محمود حسن کی گہری چھاپ ہے۔ اس کے علاوہ آپ مستشرقین کے اس خیال سے بہت زیادہ متاثر نظر آتے ہیں کہ قرآن حکیم کو اس کی ترتیب نزولی سے مرتب کر کے زیادہ بہتر انداز سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اسی مقصد کے لیے انہوں نے "ترتیب نزول قرآن" کتاب تالیف کی جس میں بزعم خود انہوں نے قرآن حکیم کو بہترین ترتیب میں مرتب کیا ہے۔ اس کتاب "مختصر سیرت قرآنیہ سید نا محمد" میں یہ مخصوص سوچ بھرپور انداز میں دکھائی دیتی ہے۔

کتاب مصنف کے مخصوص طرز فکر کی عکاس اور آئینہ دار ہے۔ اس میں بعض مباحث کافی اچھے ہیں مگر کتاب کا زیادہ تر حصہ ان کے تفردات اور قرآن وسیرت سے مخصوص استدلالات پر مبنی ہے۔ مصنف نے ماسوائے مستشرقین کے دیگر مسلم سیرت نگاروں کا کہیں حوالہ نہیں دیا بلکہ جہاں تک ہو سکا مسلم مفسرین اور سیرت نگاروں پر تنقید کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ ذخیرہ احادیث سے انہوں نے بالکل اعتنا نہیں کیا۔ قرآنی الفاظ اور آیات کی اپنی عقل کے مطابق تشریح کی ہے۔ نتیجتًا ان کی کتاب جمہور اہل اسلام کے مسلّمہ عقائد سے متصادم ہے۔

۷۔ آفتاب نبوت ﷺ[۲۷] **(از قاری محمد طیب قاسمی)**

"آفتاب نبوت" کے عنوان سے کتاب زیر تبصرہ قاری محمد طیب قاسمی کی تصنیف لطیف ہے۔ کتاب ہذا مصنف کے زمانہ طالب علمی کی یادداشتوں پر مشتمل ہے جس کا ذکر انھوں نے خود "کلمہ آغاز" کے عنوان سے ابتدائیہ میں کیا ہے۔ اس کتاب میں تمام تر بحث قرآن مجید کی ایک آیت مبارکہ[۲۸] کی روشنی میں کی گئی ہے۔

مصنف کتاب نے اس کتاب میں واقعاتِ سیرت نہیں لکھے اور نہ ہی اس کتاب میں کہیں سنین و تواریخ سے سیرت طیبہ بیان کی گئی ہے بلکہ مقامات نبوت ورسالت اور اس کے مقاصد جلیلہ کا بیان اس کتاب کا بنیادی مقصد ہے۔

فاضل مصنف نے اس قرآنی تمثیل کی تفسیر کے لیے بھی تمثیلی اندازِ بیان ہی اپنایا ہے۔ پوری کتاب میں کہیں بھی ابواب بندی نہیں ہے۔ اس کے بجائے کتاب شروع سے آخر تک متنوع عنوانات سے سجی ہوئی ہے۔ ان عنوانات کا انتخاب نبی اکرم ﷺ کی ذات، صفات، مقامات، نبوت، رسالت، اطاعت، امتیازات، خصائص، خلقت،

بعثت، مقاصد بعثت، ہمہ گیریت، ختم نبوت، آپ ﷺ کی تعلیمات، اسوہ حسنہ، معجزات، انقلاب اور اسی طرح کے دیگر موضوعات کے حوالہ سے کیا گیا ہے۔ مصنف نے اگرچہ ادق علمی انداز و اسلوب اپنایا ہے مگر آغاز تا آخر اس کو بڑی خوبی سے نبھایا ہے۔

۸۔ رسول کریم فی قرآن عظیم[۲۹] **(از پیرزادہ شمس الدین)**

کتاب ہذا اپنے مندرجات اور مباحث کے اعتبار سے سیرۃ النبی کی کتاب نہیں قرار دی جاسکتی۔ چونکہ کتاب کے عنوان سے غلط فہمی ہوتی ہے اور غالباً اسی وجہ سے بعض لوگوں نے اپنے مضامین (آرٹیکلز) میں اس کتاب کو بھی قرآن حکیم کی روشنی میں لکھی گئی کتب سیرت میں شمار کیا ہے۔ اس لیے اس کو شامل مقالہ کیا گیا ہے۔

ماسوائے آخری دو ابواب کے باقی تمام ابواب حضرت عیسیٰؑ کے حوالہ سے ہیں اور زیادہ تر اناجیل کے اقتباسات سے عبارت ہیں۔ تمام کتاب ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے طویل حواشی کے ذریعہ سے اپنا نقطہ نظر بیان کیا ہے۔ کتاب کا انداز و اسلوب مناظرانہ ہے۔ ۱۶۰ صفحات کی یہ مختصر کتاب جس کے تقریباً ۹۰ صفحات عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے ہیں اور اس کا بھی کافی حصہ اناجیل کی عبارات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے مندرجات مصنف کے تفردات اور جمہور اہل اسلام کے متفقہ عقائد و نظریات سے متصادم ہیں۔

۹۔ سیرۃ الرسول من القرآن[۳۰] **(از سید محمد رضوان اللہ و انتظام اللہ شہابی)**

یہ کتاب دائرہ المعارف القرآنیہ کراچی سے ۱۹۶۳ میں طبع ہوئی۔ یہ کتاب دو بھائیوں محمد رضوان اللہ اور انتظام اللہ شہابی کی مشترکہ تالیف ہے۔ دونوں اصحاب علمی ہستیاں اور کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ کتاب ایک جلد میں ۸۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

کثیر تعداد میں کتب سے استفادہ مصنفین کے گہرے مطالعہ اور تحقیق کا عکاس ہے۔ مصنفین نے حتیٰ الوسع کوشش کی ہے کہ واقعات سیرت کو قرآنی آیات کے تابع رکھا جائے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے آیات قرآنیہ کے ایک بڑے حصہ سے استشہاد کیا ہے۔ جہاں کہیں آیات قرآنیہ سے استشہاد یا استدلال کیا جاسکتا تھا وہاں قرآن حکیم سے آیات لائے ہیں۔ البتہ واقعات کی تفصیلات دیگر کتب سیرت، تاریخ، جغرافیہ اور احادیث وغیرہ سے ہی بیان کی گئی ہیں۔

چند تسامحات یا معائب کے سوا کتاب ہذا ایک اچھی کتاب ہے۔ اس کتاب میں قرآن حکیم اور سیرت مطہرہ کا حسین امتزاج ملتا ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ قرآن حکیم سے سیرت طیبہ کا بیان اسی طرح ممکن ہے کہ تفصیلات کے لیے معتبر کتب سیرت سے مدد لی جائے۔ مصنفین نے اسی طرز و اسلوب کو اختیار کیا ہے۔ مصنفین کی یہ کاوش و کوشش لائق تحسین ہے۔

۱۰۔ سیرت مبارکہ محمد رسول اللہ ﷺ قرآن اور تاریخ کے آئینہ میں[۳۱] **(از سید محمد میاں)**

کتاب کے مصنف ایک بلند پایہ عالم دین، محدث، فقیہ، مورخ تھے۔آپ کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ تمام عمر ایک متحرک زندگی گزاری۔زیر نظر کتاب مصنف کی ان متعدد کتب میں سے ایک ہے جو انہوں نے تالیف فرمائیں۔ اس کتاب کو پاکستان میں مکتبہ محمودیہ لاہور نے ۱۹۹۸ء میں شائع کیا۔ ناشر کے بیان کے مطابق یہ کتاب ہندوستان میں اس سے قبل متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ مصنف نے کتاب کے آخر پر اس کی تکمیل کی تاریخ ۳۱، دسمبر ۱۹۶۹ء[۳۲] تحریر کی ہے۔[۳۳]

مصنف نے کوشش کی ہے کہ جن واقعات کے ضمن میں قرآنی آیات سے اشارے مل سکیں انہیں اس موقع پر لایا جائے۔مصنف کو قرآن حکیم، احادیث مبارکہ اور سیرت و تاریخ پر اس قدر دسترس ہے کہ روانی کے ساتھ واقعات اور ان کے ساتھ ساتھ آیات اور احادیث تحریر کرتے چلے جاتے ہیں۔ جیسے ان کی روزمرہ کی گفتگو ہو۔

کتاب ایک گراں قدر ذخیرہ احادیث، سیرت اور تفسیر قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ بعض فقہی مباحث کا مرقع بھی ہے۔ مصنف کا علمی پایہ اور ہمہ جہت شخصیت کا عکس اس تالیف میں واضح نظر آتا ہے۔ حوالہ جات کی کثرت اور حاشیہ میں مفید اور مفصل وضاحتوں نے کتاب کو مزید استناد اور معتبر مقام دیا ہے۔ یہ کتاب عام قاری اور علماء و محققین سب کے لیے یکساں مفید ہے۔

۱۱۔ سیرت القرآن (قرآن، سیرت اور انقلاب)[۳۴] (از سید معروف شاہ شیرازی)[۳۵]

کتاب ہذا کے مؤلف سید معروف شاہ شیرازی ہیں۔ اس کتاب کو ادارہ منشورات اسلامی لاہور نے پہلی مرتبہ ۱۹۸۰ میں شائع کیا۔ دوسری مرتبہ یہ کتاب ۱۹۹۲ میں شائع ہوئی۔ اس وقت اس کی اشاعت دوم ہی ہمارے سامنے ہے۔ اس کتاب کے دو حصّے ہیں حصّہ اوّل ''تعارف قرآن'' (مبادی قرآن) کے عنوان سے الگ کتاب کی صورت میں شائع ہوا جب کہ دوسرا حصّہ ''سیرت القرآن'' (قرآن، سیرت اور انقلاب) کے عنوان سے ہمارے ہاتھ میں ہے۔

مؤلف کتاب نے قرآنی سورتوں کو توقیفی ترتیب کے بجائے نزولی ترتیب سے سات ادوار میں تقسیم کر کے ان کے مباحث کا خلاصہ بیان کیا ہے۔

کتاب میں قرآنی سورتوں کو عنوان بنا کر جس زمانہ میں وہ سورتیں نازل ہوئیں، اس میں اللہ کے نبی ﷺ کو کیا حالات و واقعات در پیش تھے اور آپ ﷺ نے کیا طرزِ عمل اپنایا؟ آپ ﷺ نے ان احکاماتِ قرآنی پر کس طرح عمل کیا؟ اس تمام تر پس منظر اور پیش منظر کو ایک مربوط انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

یہ کتاب مضامین قرآن اور سیرت نبوی ﷺ کے عملی اور حرکی پہلوؤں کا امتزاج ہے مصنف نے سیرت طیبہ اور قرآنی پیغام کے اصل مقام کو ملا کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں سیرت کا پہلو اگرچہ کم نظر آتا ہے اس کے باوجود یہ ایک اچھی کتاب ہے جو قاری کو قرآن اور سیرت کو ایک الگ زاویہ نظر سے دیکھنے کی دعوت دیتی ہے۔

۱۲۔ صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین[۳۶] (مسعود احمد)

کتاب مسعود احمد کی تالیف ہے جو ایک عالم دین اور ''جماعت المسلمین'' کے امیر ہیں۔ اس کتاب کو جماعت المسلمین کراچی نے ۱۴۰۰ھ بمطابق ۱۹۸۰ء میں شائع کیا۔[۳۷]

مصنف نے اس کتاب کی بنیاد قرآن مجید، صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر رکھی ہے۔ سیرت کے صرف وہی واقعات بیان کیے گئے ہیں جو قرآن اور صحیحین میں مذکور ہیں۔ دیگر کتب حدیث، کتب سیرت اور تاریخ سے زیادہ اعتنا نہیں کیا گیا۔ کتاب کی ابتدا میں مصنف کا تحریر کردہ دس صفحات کا مقدمہ ہے جس میں مصنف نے کتاب کے مقصدِ تالیف اور اسلوبِ تحقیق و نگارش بیان کرنے کے ساتھ ساتھ سیرت نگاروں اور کتب سیرت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کتب سیرت وتاریخ کو غیر معتبر قرار دے کر احادیث کی طرف رجوع کی تاکید کی ہے۔

بحیثیت مجموعی یہ ایک اچھی کتاب ہے۔ اس کتاب میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت قرآن اور مستند احادیث مبارکہ سے بیان کی گئی ہے۔ اس طرح سیرت پر ایک مفصل کتاب ہمیں دستیاب ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کی جزوی تفسیر احادیث کی مدد سے کر دی گئی ہے۔ چند ایک تفردات، تاریخی اختلافات، اور قلم زد واقعاتِ سیرت کی وجہ سے تشنگی کے، باقی کتاب ذخیرہ سیرت میں اچھا اضافہ ہے۔ مصنف نے کتاب کی تیاری میں بڑی محنت کی ہے۔

۱۳۔ سیرت رسول قرآن کی روشنی میں[۳۸] (از مولانا عبد الماجد دریا بادی)

سیرتِ رسول ﷺ قرآن کی روشنی میں مولانا عبد الماجد دریا بادی کی تالیف ہے۔[۳۹] اس تحریر کے کل چار جلی عنوانات ہیں جنہیں ابواب کہا جا سکتا ہے۔ یہ عنوانات مکمل سیرت طیبہ کا احاطہ نہیں کرتے، مگر سیرت مقدسہ کا ایک بڑا حصّہ ان عنوانات کے تحت بیان ہوا ہے۔

مصنف کا انداز واسلوب یہ ہے کہ آیات قرآنیہ اور ان کے ترجمہ کے علاوہ ان کی تشریح کی طرف مائل نہیں ہوئے۔ اس کے علاوہ مصنف نے زیادہ تفصیلات بھی بیان نہیں کیں۔ ہر آیت کے بعد چند الفاظ پر مشتمل ایک فقرے یا چند فقرات کے اقتباس کے ذریعے آیات کو ربط اور تسلسل دیتے چلے گئے ہیں۔ اس طرح ان مختصر صفحات میں کل ۳۴۹ مقامات سے آیات قرآنیہ اس کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔ آیات کو اگر شمار کیا جائے تو ان کی تعداد یقیناً چار سو سے زائد بنتی ہے۔

یہ تحریر مصنف کے قرآن حکیم کے گہرے مطالعہ اور جامع اسلوب نگارش کی عکاس ہے۔ جہاں کہیں مصنف نے خود چند سطور لکھی ہیں وہ ان کے علم و فضل، انداز بیان اور جامعیت کی خوبصورت مثال ہیں۔ مصنف کتاب نے اختصار و جامعیت، قرآن حکیم میں تحقیق و تدقیق اور خوبصورت اسلوب بیان کا حق ادا کر دیا ہے۔ اگر مصنف چاہتے تو اس خاکہ پر ایک عظیم اور ضخیم کتاب لوگوں کے سامنے آسکتی تھی۔ البتہ مصنف نے صرف قرآن حکیم کو ماخذ اور اساس بنا کر سیرت نگاری کے ارادہ کو مکمل طور پر نبھایا ہے۔ ہر عنوان کے تحت آیات ترتیب سے لائی گئی

ہیں اور ان میں ربط اور تسلسل مختصر فقرات کے ذریعے پیدا کیا گیا ہے۔ یقیناً یہ مولانا عبدالماجد دریا بادی جیسی صاحب علم و فضل ہستی کا ہی کام ہے۔[۴۰]

۱۴۔ جمالِ مصطفٰی[۴۱] (از عبدالعزیز عرفی)

کتاب زیر تبصرہ کا مکمل عنوان "جمال مصطفٰی" (سیرت نبی اکرم ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں بہ ترتیب نزولی) ہے۔ اس کتاب کو گیلانی پبلی کیشنز کراچی نے شائع کیا۔ کتاب ہذا چار جلدوں پر مشتمل ہے۔[۴۲] مصنف نے قرآن حکیم کی سورتوں کو ترتیب نزولی کے ساتھ لیتے ہوئے ان میں بعض مکمل سورتیں اور بعض میں سے منتخب آیات لے کر ان کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔[۴۳]

ترتیب نزولی کے تحت سیرت کو بیان کرنے کا ارادہ کر کے مصنف نے اپنے آپ کو بہت مشکل میں ڈال لیا ہے۔ پہلی تینوں جلدوں کی یہ سب سے بڑی خامی بن گئی کہ ان میں جن سورتوں کے ذیل میں جو واقعات سیرت بیا ن کئے جارہے ہیں اکثر کا اس سورۃ کے ساتھ کوئی ربط نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن نہ تو سیرت کی کتاب ہے اور نہ ہی قرآن کا انداز و اسلوب مؤرخانہ ہے۔ اس طرح سیرت سے متعلق جو اشارے اور مختصر جھلکیاں قرآن میں ملتی ہیں وہ بھی مختلف سورتوں میں متفرق ہیں۔ مصنف کو خود بھی اس مشکل کا احساس ہو گیا تھا اس لیے جلد چہارم میں انہوں نے ترتیب نزولی کو کسی حد تک چھوڑ دیا۔

کتاب زیر نظر کے تفصیلی مطالعہ کے بعد یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ یہ کتاب جزوی تفسیر قرآن اور سیرت طیبہ دونوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ قرآن کریم کے ایک بڑے حصّہ کا ترجمہ اور کافی حد تک تفسیر اس کتاب میں شامل ہو گئی ہے۔ قرآن حکیم کے مختلف مضامین، احکامات اوامر و نواہی، قصص، عقائد توحید، رسالت، آخرت بہت شرح و بسط کے ساتھ اس کتاب میں آگئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سیرت طیبہ مفصل انداز میں بیان کی گئی ہے۔

۱۵۔ اسوۂ حسنہ قرآن کی روشنی میں[۴۴] (از محمد شریف قاضی)

کتاب زیر تبصرہ ۱۹۸۲ء میں سیرت النبی ﷺ پر تصانیف کے قومی مقابلے میں صدارتی ایوارڈ کی مستحق قرار پائی۔ یہ کتاب عام تقطیع کے ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کو کل آٹھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

کتاب ہذا میں سیرت طیبہ کے واقعات انتہائی کم اور مختصر ہیں جب کہ ان سے مترشح ہونے والے اسباق، نصائح اور پند و موعظت کے عنوانات متنوع بھی ہیں اور مفصل بھی مصنف کتاب نے بعض سیرت نگاروں کی طرح صرف واقعاتِ سیرت بیان کر دینے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ سیرت طیبہ کی روشنی میں انسان کے کردار و عمل کو سنوارنے اور اس کی معاشرتی زندگی کے لیے قرآن و سنت سے رہنمائی فراہم کرنے کی بھرپور سعی کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے دوران بار بار احساس ہوتا ہے کہ یہ سیرت طیبہ کی کتاب نہیں ہے بلکہ، اسلامی نظام سیاست، خلافت، فضائل اخلاق، یا اسلامی معاشرہ کے خدوخال اور خصوصیات پر مشتمل کتاب ہے۔

یہ کتاب چونکہ سادہ اور سلیس انداز میں لکھی گئی ہے اس لیے اس سے اہل علم کے ساتھ ساتھ عام قاری بھی استفادہ کر سکتا ہے۔ کتاب کے موضوعات میں تنوع ہے مگر اس کے باوجود مصنف نے کئی جلدوں کا مواد اختصار اور جامعیت کے ساتھ ایک ہی جلد میں اکٹھا کر دیا ہے۔

۱۶۔ سیرت امام الانبیاء (قرآن اور بائبل کی روشنی میں)[۴۵] (از سید محمد سعید الحسن شاہ)[۴۶]

مجموعی طور پر یہ کتاب ۴۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے آغاز میں چند صفحات پر مشتمل مقدمہ ہے۔ اس میں مؤلف نے اس کتاب کا مقصد تالیف بیان کیا ہے۔ مصنف کے بیان کے مطابق ۱۹۸۵ میں بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور پاکستان میں بھی بالترتیب لاکھوں، کروڑوں اور ہزاروں مسلمانوں کے عیسائیت قبول کر لینے کی خبروں اور اس کے بعد سیالکوٹ کے پادری ولیم مسیح کے اشتہار بعنوان ''مسلمانو جواب دو'' کی تحریر نے انھیں تحریک دی کہ وہ اس کے جواب اور مسلمانوں کے سامنے نبی اکرم ﷺ کی اعلیٰ وارفع شان اور عیسائیت کی قباحتیں رکھ کر انہیں اسلام پر کاربند رہنے کی ترغیب دیں۔

اس کتاب کا پہلا باب کل ۸۷ صفحات پر مشتمل ہے جس میں قرآن حکیم سے پینتیس آیات کا انتخاب کر کے ان کی تشریح اور تفسیر پیش کی ہے۔ ان آیات کا انتخاب نبی اکرم ﷺ کے فضائل، خصائص اور امتیازات کے حوالہ سے کیا گیا ہے۔

مصنف کی مکمل توجہ اس امر کی جانب رہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی فضیلت اور مقام و مرتبہ عام کم فہم لوگوں کے ذہنوں میں واضح کیا جائے تاکہ عیسائی مشنریوں اور علماء کی تحریریں انھیں متاثر نہ کر سکیں، چنانچہ مؤلف نے قرآنی آیات کی تفسیر کرتے وقت ان تمام تر الزامات کو بھی سامنے رکھا ہے جو غیر مسلموں کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے لگائے گئے۔ اس کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ عیسائی پادری ولیم مسیح کی تحریر کا جواب دینے کی کوشش بھی کی ہے۔

۱۷۔ ''کلمات رب العالمین فی حقیقت سید المرسلین اعنی نعت رسول بزبان خدا''[۴۷]

(پروفیسر ڈاکٹر محمد عطاء اللہ جلوی)[۴۸]

مفصّل عنوان پر مشتمل یہ کتاب پروفیسر ڈاکٹر محمد عطاء اللہ جلوی قادری کی تالیف ہے۔ مصنف نے کل ۱۳۳ آیاتِ قرآنیہ کا انتخاب کیا ہے۔ ان آیات کو عنوان بنا کر ان کی تشریح اور تفسیر کی ہے۔ آیات کو قرآن حکیم کی سورتوں کے حساب سے ترتیب کے مطابق لکھا گیا ہے۔ ان آیات قرآنیہ کی تفسیر تشریح اور اس سے نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے مختلف گوشوں اور شان رفعت کے بیان کے لیے مصنف نے متعدد کتب تفسیر، حدیث اور سیرت سے مدد لی ہے۔

تصوّف کے بہت سے مباحث عام قاری کی سمجھ سے بالاتر ہیں۔ مصنف کا مختلف آیات سے طرزِ استدلال عام قاری کے لیے ابہام پیدا کرتا ہے۔ اگرچہ اکثر آیات کی تفسیر عام انداز کی حامل ہے مگر بعض مقامات پر تصوف کا غلبہ ساری کتاب کی اہمیت کو کم کر دیتا ہے ان مباحث میں متفق علیہ روایات دب کر رہ گئی ہیں۔

کتاب زیر تبصرہ قرآن حکیم کی جزوی تفسیر ہے۔ جس میں مختلف آیات قرآنیہ کی تفسیر صوفیاء کے انداز میں کی گئی ہے۔ چونکہ ان آیات کا انتخاب نبی اکرم ﷺ کی ذات، صفات، محاسن اور فضائل و کمالات کے بیان کے حوالہ سے کیا گیا ہے اس لیے اسے سیرت نبویہ میں بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب سے علمائے کرام خصوصاً صوفیاء زیادہ استفادہ کر سکتے ہیں۔

۱۸۔ حیات محمد قرآن حکیم کے آئینے میں[۴۹] **(از ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی)**

"حیات محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں" کو دارالاشاعت کراچی نے زیور طبع سے آراستہ کیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب کو مختلف عنوانات کے تحت ترتیب دیا ہے۔ تمام کتاب ۲۸ بڑے عنوانات میں منقسم ہے۔ اس کے علاوہ کتاب میں کوئی ذیلی عنوان نہیں قائم کیا گیا۔ ان عنوانات کے تحت نہ صرف سیرت النبی کے اہم مباحث آگئے ہیں بلکہ کئی ایک ذیلی واقعات بھی اس گفتگو کا حصہ بن گئے ہیں۔

مصنف نے مکی زندگی کے واقعات سیرت کو حتی الوسع آیاتِ قرآنیہ کے تحت رکھنے کی کوشش کی ہے اور اس میں کافی حد تک کامیاب رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہی واقعات بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے جن کے بارے میں قرآن حکیم واضح طور پر یا اشارتاً بیان کرتا ہے۔ اس کوشش میں کچھ واقعاتِ سیرت اس کتاب میں شامل ہونے سے رہ گئے ہیں۔ جو واقعات بیان ہوئے ان میں بھی تاریخی یا سوانحی انداز نہیں آسکا جو عموماً کتب سیرت یا سیرت نگاروں کا اسلوب ہوتا ہے۔ واقعات کی تفصیلات بیان نہیں ہو سکیں۔ البتہ جہاں تک ممکن ہو سکا مصنف نے زیادہ سے زیادہ واقعات سیرت کو کتاب میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ مزید برآں ان واقعات کو ایک ترتیب اور تسلسل بھی دیا گیا ہے۔

۱۹۔ محمد اور قرآن[۵۰] **(از ڈاکٹر رفیق زکریا)**[۵۱]

یہ کتاب عام کتابی سائز کے چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف کے اپنے بیان کے مطابق یہ کتاب لکھنے کا خیال ملعون سلمان رشدی کی ہرزہ سرائی کے بعد اس کا مدلل جواب دینے کے لیے آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے انگریزی میں یہ کتاب لکھی اور اس ادارے پین گوئن بکس سے شائع کرائی جس نے سلمان رشدی کی کتاب چھاپی تھی۔

ڈاکٹر رفیق زکریا کی یہ کتاب "محمد ﷺ اور قرآن" سیرت النبی پر مسلسل کتاب نہیں ہے مصنف نے خود اس کتاب کے اغراض و مقاصد، اسلوب، طریق کار وغیرہ کے حوالہ سے مقدمہ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ان چار سو صفحات میں مصنف کی پوری کوشش رہی ہے کہ اسلام، قرآن اور پیغمبر اسلام کی ذات اور کردار کو غیر اسلامی دنیا میں اس انداز سے پیش کیا جائے کہ جس سے ان کے دل و دماغ میں موجود غلط معلومات کی درستی ہو اور ان الزامات کی تردید ہو جن سے مستشرقین اور دیگر غیر مسلم ہمیشہ اسلام اور پیغمبر اسلام کو متہم کرتے رہے ہیں۔

مصنف کے اسلوب کی بہت بڑی خوبی اختصار اور جامعیت ہے۔ مصنف نے کہیں بھی مناظرانہ اسلوب نہیں اپنایا نہ ہی غیر مسلموں کے عقائد و نظریات کی تردید ایسے انداز میں کی ہے کہ ان پر کیچڑ اچھالا جائے۔ اس کے بجائے یہ کوشش تسلسل کے ساتھ نظر آتی ہے کہ صحیح تصویر لوگوں کے سامنے پیش کر دی جائے جس سے وہ اپنی اصلاح کر لیں۔[۵۲]

۲۰۔ "تذکار نبی۔ قرآنی آیات کی روشنی میں"[۵۳] (از عزیز ملک)

"تذکار نبی۔ قرآنی آیات کی روشنی میں" سیرت النبی ﷺ کے خاص موضوع پر ہے۔ اس کتاب کو دیا پبلی کیشنز اسلام آباد سے ۱۹۹۴ء میں شائع کیا گیا۔ مؤلف کتاب نے بیماری کی حالت میں یہ کتاب تالیف کی۔ اس کے پیچھے یقیناً مصنف کا جذبہ حب نبی ﷺ کارفرما رہا ہے۔ آپ ۱۹۹۷ء میں انتقال کر گئے۔ مگر اس سے قبل اپنا نام نبی اکرم ﷺ کے سیرت نگاروں میں لکھوا گئے۔

کتاب ۲۴۰ صفحات پر مشتمل ایک مختصر کتاب سیرت ہے۔ مصنف کتاب نے اس کو صرف آیاتِ قرآنیہ کے تحت رکھنے کا ادعا کیا ہے۔ مختصر ابواب اور فصول پر مشتمل اس کتاب کا اسلوب ادیبانہ ہے۔ ادبی اسلوب کی حامل اس کتاب کے مندرجات قاری کے لیے اپنے اندر دلچسپی اور دل کشی رکھتے ہیں۔ مؤلف کتاب نے مختصر انداز میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت کو اول تا آخر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ مؤلف کتاب ہذا نے اگرچہ ادعا یہ کیا کہ قرآن حکیم سے سیرت بیان کریں گے مگر ناچار انہیں بھی واقعاتِ سیرت دیگر کتب سیرت سے لینا پڑے۔

۲۱۔ ثنائے خواجہ۔ بہ حرف یزداں[۵۴] (از بریگیڈیر گلزار احمد)

قرآنی سیرت نگاری کے رجحان کی نمائندہ کتاب "ثنائے خواجہ۔ بہ حرفِ یزداں" کے مصنف بریگیڈیر گلزار احمد ہیں۔ کتاب ہذا کو ۱۶ بڑے عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے جنہیں ابواب کہا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔

اس اسلوب کے تحت مصنف نے ہر عنوان کے ذیل میں مباحث پر قرآنی آیات کی مدد سے روشنی ڈالی ہے۔ عنوان کے علاوہ کہیں بھی ذیلی عنوانات قائم نہیں کئے گئے۔ تقریری انداز سے گفتگو کو آگے بڑھایا گیا ہے اور اس کے درمیان آیات قرآنیہ سے استدلال کیا گیا ہے۔ سیرت کے واقعات عام طور پر کتب سیرت سے ہی لیے گئے ہیں۔ یہ کتاب بہت اچھے مباحث کی حامل ہے۔ مصنف نے بعض بہت اچھے مباحث سیرت کے حوالہ سے بیان کئے ہیں۔ قرآنی سیرت نگاری کے رجحان کی حامل یہ ایک اچھی اور مدلل تحریر ہے۔ مصنف نے حتی الوسع قرآن حکیم کے دائرے میں رہ کر سیرت نگاری کی ہے۔ ان کی اس کوشش پر یقیناً خراج تحسین کے مستحق ہیں۔

۲۲۔ شان نبوت قرآن وسنت کی روشنی میں[۵۵] (از مفتی محمد خان قادری)

کتاب ۱۹۹۹ء میں مرکز تحقیقاتِ اسلامیہ لاہور سے شائع ہوئی۔ کتاب کی غرض و غائت اور مقصد تالیف نبی اکرم ﷺ کی شان نبوت کو دلائل کے ساتھ واضح کرنا ہے۔ یہ کتاب میر پور آزاد کشمیر کے ایک پروفیسر زاہد حسین کی متنازعہ کتاب" مقامِ نبوت " کے جواب میں لکھی گئی۔ کتاب زیرِ نظر اس تمام تر پسِ منظر میں لکھی گئی تاکہ پروفیسر زاہد حسین کی کتاب کے مندرجات کو دلائل کے ساتھ رد کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ اہلِ اسلام کے سامنے نبی اکرم ﷺ کا صحیح مقام اور شانِ رسالت پیش کی جا سکے۔

اس کتاب کے مباحث خالص علمی انداز کے حامل ہیں۔ مصنف کا اسلوب نگارش سادہ اور عام فہم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اختصار اور جامعیت بڑی خوبی ہے۔ مصنف نے اپنے آپ کو پروفیسر زاہد حسین کے اعتراضات تک محدود رکھا ہے۔ ان اعتراضات کے جوابات ٹھوس اور مدلل انداز میں دیئے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب منتخب آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر اور سیرتِ نبویہ کے بعض گوشوں اور مقام و منصبِ نبوت پر ایک بہترین تحریر ہے۔

۲۳۔ چہرہ نبوت قرآن کے آئینے میں[۵۶] (از مولانا محمد حنیف ندوی و مولانا محمد اسحاق بھٹی)

کتاب بعنوان چہرۂ نبوت قرآن کے آئینے میں ۱۹۹۹ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ اس کتاب کو علم و عرفان پبلشرز لاہور نے شائع کیا، یہ کتاب تین سو چھبیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو دو معروف علمی شخصیات مولانا محمد حنیف ندوی اور مولانا محمد اسحاق بھٹی نے تصنیف کیا۔ کتاب میں کل ۲۹ مضامین ہیں جن میں سے پہلے اٹھارہ مضامین مولانا محمد حنیف ندوی نے جب کہ آخری گیارہ مضامین مولانا محمد اسحاق بھٹی کی تحریر ہیں۔ ان مضامین کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ سیرت النبی ﷺ کے مشمولات میں سے بعض پر ایک اچھا مواد فراہم ہو گیا ہے۔ اس مجموعہ مضامین میں مختلف موضوعات پر قرآنی آیات اور عقلی دلائل کی مدد سے نبی کریم ﷺ کی سیرت کے بعض گوشے سامنے لائے گئے ہیں۔ مصنفین نے سیرت طیبہ کے حوالہ سے ایک خوبصورت خاکہ مہیا کر دیا ہے۔ اس پر تفصیلی کتاب سیرت تصنیف کی جاسکتی ہے۔ ان مختصر مضامین کے احاطہ میں سیرت کے تقریباً تمام بڑے بڑے واقعات آگئے ہیں جو مصنفین کی علمیت اور قرآن و سیرت میں ان کی دسترس کے عکاس ہیں۔

۲۴۔ صاحب القرآن والمعراج[۵۷] (از ڈاکٹر محمد اختر نواز خان)[۵۸]

زیر تبصرہ کتاب "صاحبِ القرآن والمعراج" کے مؤلف ڈاکٹر محمد اختر نواز خان ہیں۔ اس کتاب کو القلم پبلی کیشنز ہری پور صوبہ خیبر پختون خواہ سے شائع کیا گیا۔ مصنف نے اپنی تالیف کو بیس ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ ہر باب ایک مستقل عنوان "صاحب القرآن والمعراج" سے شروع ہوتا ہے۔ ہر باب کی ابتدا میں ایک ایک آیتِ قرآنی مو ضوع کی مناسبت سے تحریر کر کے اس کے ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

کتاب کے ابواب کے مندرجہ جات اور ان کی ترتیب بلا شبہ اس کتاب کو سیرتِ نبوی ﷺ پر ایک جامع کتاب کا درجہ دلاتی ہے۔ اس کتاب میں نبی اکرم ﷺ کی ذات، صفات، حسب و نسب، منصب و مقامِ نبوت، اسوہ حسنہ، اطاعت و اتباع، غزوات و سر اپا، شمائل اور دیگر واقعاتِ سیرت کو قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کرنے کی

کامیاب سعی کی گئی ہے۔ مصنفِ کتاب کا تحقیقی ذہن اور قرآن اور صاحبِ قرآن سے گہری وابستگی یقیناً اس کتاب کو ایک معیاری کتاب بنانے میں مدد و معاون ہوئے ہیں۔ پانچ سو سے زائد صَفحات پر مشتمل اس کتاب میں مصنف نے قرآن حکیم اور سیرتِ طیبہ کو ملا کر پیش کیا ہے۔

۲۵۔ قرآن اور صاحب قرآن[۵۹] (از بشیر احمد چوہدری)

''قرآن اور صاحب قرآن'' کے عنوان سے یہ کتاب بشیر احمد چوہدری کی تالیف ہے یہ کتاب کل چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے پہلے حصّہ میں دو سو اکیس صفحات ہیں، جن میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ مختصراً بیان کی گئی ہے۔ دوسرا حصّہ ایک سو اسی صفحات پر محیط ہے جس میں قرآن حکیم اس کے نزول، اس کے عقائد دیگر کتب سماوی پر اس کی فضیلت وغیرہ بیان کی گئی ہے۔

اس میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ قرآن کی روشنی میں بیان نہیں کی گئی۔ بلکہ اس کتاب کا عنوان ''قرآن اور صاحب قرآن'' صرف اس وجہ سے ہے کہ اس میں آپ ﷺ کی سیرت ایک حصّہ میں اور دوسرے حصّہ میں قرآن کے حوالہ سے معلومات درج کی گئی ہیں۔

بعض لوگوں نے اس کے عنوان سے غلط فہمی کا شکار ہوتے ہوئے اس کتاب کو بھی قرآنی سیرت نگاری کے رجحان کی نمائندہ کتاب قرار دے دیا ہے۔ غالباً ان لوگوں نے کتاب کو پڑھے اور دیکھے بغیر اس پر تبصرہ کر دیا ہے جو ایک بڑی غلطی ہے۔

۲۶۔ قرآن، صاحب قرآن (از مولانا حافظ محمد اسماعیل گھوٹکی)

یہ کتاب مولانا حافظ محمد اسماعیل گھوٹکی کی تحریری ہے۔ یہ سیرت النبی ﷺ کی کتاب نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے اپنے آرٹیکلز میں اس کتاب کو بھی قرآنی سیرت نگاری کے رجحان کی حامل کتاب قرار دیا ہے۔ غالباً انھوں نے کتاب نہیں دیکھی صرف عنوان سے انھیں شبہ ہوا ہے۔

اس کتاب کے صرف دو صفحات میں قرآن حکیم سے بارہ آیات مبارکہ لے کر ان کا ترجمہ درج کیا گیا ہے جن میں نبی اکرم ﷺ کی بعثت، آپ ﷺ کے خصائص اور اتباع رسول کا ذکر ہے۔

ان دو صفحات کے علاوہ باقی تمام کتاب عقائد، عبادات، معاشرت، حیااور شرم اور معاملات، معاشیات اور متفرقات کے عنوانات سے متعلق ابواب پر مشتمل ہے۔ ان ابواب میں قرآن اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں فضائل اخلاق کی ترغیب اور رذائل کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

۲۷۔ ہمہ قرآن در شان محمد ﷺ سیرت رسول ﷺ[۶۰] (از پروفیسر خالد پرویز)

کتاب بعنوان ''ہمہ قرآن در شان محمد پروفیسر خالد پرویز کی تحریر ہے۔[۶۱] یہ کتاب نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کے حوالہ سے ایک خوبصورت کتاب ہے۔ اس کتاب میں سیرت مطہرہ کو واقعاتی انداز میں یا سنین کے اعتبار سے بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ ستاون الگ الگ مضامین کا مجموعہ ہے۔ صاحبِ کتاب نے نبی اکرم ﷺ کی ذات اور

صفات کے حوالہ سے مختلف عنوانات کے تحت مضامین قلم بند کئے ہیں اور انہیں ایک کتاب کی شکل میں اکٹھا کر دیا گیا ہے۔

یہ کتاب قرآن حکیم کی روشنی میں سیرت نگاری کے رجحان کی نمائندہ کتاب ہے۔ مصنف نے خصوصیت کے ساتھ اہتمام کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت خصوصاً آپ کی صفات مطہرہ کو قرآنی آیات سے لے کر بیان کیا جائے۔ مصنف نے بڑی کامیابی کے ساتھ اس چیز کو نبھایا ہے۔ ماسوائے چند ایک مقامات کے انھوں نے روایات سیرت سے اعتنا نہیں کیا۔ پوری کتاب میں بمشکل چند صفحات ایسے ملیں گے جہاں سیرت کی کتابوں سے مواد لیا گیا ہو۔ اس کتاب کو اگر قرآن کی تفسیر اور سیرت طیبہ کا امتزاج کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔

۲۸۔ اللہ کے نبی ﷺ قرآن کی نظر میں[۶۲] **(از مولانا محمد اسماعیل گھوٹکوی)**

اس کتاب کے مؤلف ایک عالم دین اور مدرس ہیں۔ یہ کتاب ۱۴۲۲ھ میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ کتاب کا بنظر عمیق جائزہ لینے پر اس میں مصنف کی کوشش و کاوش اور انداز و اسلوب سامنے آتا ہے۔ ہر عنوان عمومی طور پر آیت قرآنیہ سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کا ترجمہ اور تفسیر و تشریح مختلف کتب حدیث و سیرت سے کی گئی ہے۔ واقعات سیرت عمومی طور پر کتب سیرت سے لیے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مصنف نے یہ اہتمام کیا ہے کہ حاشیہ میں ان کے حوالہ جات تحریر کئے ہیں۔

۲۹۔ سید المرسلین ﷺ بزبان قرآن[۶۳] **(از سید افتخار حیدر)**

کتاب کے مصنف ٹورنٹو (کینیڈا) میں مقیم ہیں۔ سیرت النبی پر آپ کی تالیف بعنوان ''سید المرسلین بزبان قرآن'' اپنے انداز کی منفرد کتاب ہے۔ تین سو بیس صفحات پر مشتمل یہ کتاب دو حصوں میں منقسم ہے جنھیں مکی دور اور مدنی دور کے عنوانات دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو مصنف نے ۲۰۰۰ء میں مکمل کیا جب کہ ہمارے پاس مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور کی شائع کردہ کتاب ہے جو ۲۰۰۲ء میں طبع ہوئی۔

کتاب ہذا میں مصنف کا اسلوب و انداز یہ ہے کہ نہ تو واقعات سیرت کا سنین کے اعتبار سے کہیں بیان ہے نہ ہی مصنف نے خود زیادہ اپنی زبان استعمال کی ہے۔ مصنف نے ایک مخصوص زاویہ نظر سے قرآن حکیم کا مطالعہ کیا اس کو مختلف عنوانات کے تحت با محاورہ ترجمہ یا مفہوم کو ایک تسلسل کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ یہ انداز تحریر بہت منفرد اور اچھوتا ہے۔ کسی بھی عنوان کے تحت گفتگو کرتے ہوئے قرآنی آیات، کلمات یا الفاظ کا مفہوم استعمال کیا گیا ہے۔ خواہ وہ آیت کسی بھی حوالہ سے نازل ہوئی، اس کا شان نزول کچھ بھی تھا یا وہ کلمات اور الفاظ کسی مخصوص سورۃ کی آیت میں کسی بھی حوالہ سے نازل ہوئے مصنف نے اس آیت یا اس کے مخصوص حصّہ کے مفہوم کو اپنی عبارت کا حصّہ بنا کر پیش کر دیا ہے۔

مصنف نے دقّتِ نظر سے کام لیتے ہوئے عنوانات اس انداز سے ترتیب دیئے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت کافی حد تک تسلسل کے ساتھ ضبط تحریر میں آگئی ہے۔ مصنف کے اندازِ تحقیق اور حاصل تحقیق یا نتائج تحقیق

سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ مگر ان کی محنت اور قرآن حکیم سے سیرت نبوی بیان کرنے کے دعویٰ کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

۳۰۔ سیرت نبویہ ﷺ قرآن مجید کے آئینہ میں[۶۴] **(مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی)**

یہ کتاب قرآن حکیم کی روشنی میں تحریر کردہ ایک مختصر کتاب ہے۔ یہ کتاب ۱۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ مؤلف کتاب نے اپنی تحریر کو دیگر سیرت نگاروں کے برعکس ایسے عنوانات کے تحت ترتیب دیا ہے جن کی تائید یا اثبات قرآن حکیم سے ہوتا ہے۔ تمام کتاب ۱۰۲ عنوانات میں منقسم ہے۔ مصنف نے اس کتاب کو مطالعہ قرآن وحدیث کی ایک نئی کوشش قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس سے قبل عربی اور اردو زبان میں اس رجحان کی کئی کتب زیور طبع سے آراستہ ہو چکی تھیں۔[۶۵]

مصنف نے آیات قرآنیہ کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ اپنی تحریر میں سمویا ہے۔ شروع سے آخر کتاب تک اختصار سے کام لیا ہے۔ کوئی بھی واقعہ تفصیلاً بیان نہیں کیا نہ ہی اس کی جزئیات پر توجہ دی ہے۔ اختصار کے ساتھ ساتھ جامعیت بھی اس اسلوب کی نمایاں خوبی ہے مگر کہیں کہیں تشنگی کا تاثر ابھرتا ہے۔

مؤلف نے تمام کتاب میں جمہور اہل اسلام کے متفقہ واقعات سیرت کو اسی انداز میں قبول کیا ہے۔ کہیں بھی کوئی اختلاف یا ذاتی نقطہ نظر بیان نہیں کیا۔ کتاب کا اسلوب نگارش سادہ اور عام فہم ہے اس لیے ہر سطح کے قاری کے لیے استفادہ کے قابل ہے۔

۳۱۔ انقلابِ مکہ سیرت نبوی نزول قرآن کی روشنی میں[۶۶] **(از الطاف جاوید)**

یہ کتاب الطاف جاوید کی تالیف ہے۔ کتاب ہذا ابتدا تا آخر ۵۰۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو فکشن ہاؤس لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کو قرآن حکیم کی ترتیب نزولی کے اعتبار سے مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

''انقلاب مکہ'' کے مصنف الطاف جاوید مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا ابوالکلام آزاد اور پروفیسر محمد اجمل خان کی فکر سے متاثر ہیں۔ انہوں نے اپنی اس کتاب میں ہو بہو محمد اجمل خان کا تتبع کیا ہے۔ مصنف کے خیالات، نظریات، اسلوب و طرزِ نگارش محمد اجمل خان سے ملتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے جا بجا ان کے خیالات کی تائید کی ہے اور انہیں کا پرچار کیا ہے۔

کتاب ہذا میں مصنف نزولِ قرآن اور واقعات سیرت کو ایک ساتھ لے کے چلے ہیں۔ سیرت کا بیان زیادہ تر ذخیرہ سیرت سے ہے، مگر پوری کتاب میں سوائے چند مقامات کے کہیں مصنف نے حوالہ نہیں دیا۔ اس طرح احادیث سے بھی اعتنا نہیں کیا گیا۔ جہاں جہاں ضرورت پڑی ہے مصنف نے آیات قرآنیہ تحریر کی ہیں۔ آیاتِ قرآنیہ سے استشہاد و استدلال بھی عموماً اپنے مؤقف کی وضاحت اور اثبات کے لیے کیا گیا ہے۔ البتہ بعض مقامات پر سیرت کے بیان کے لیے بھی آیات سے مدد لی ہے۔

مصنف نے اپنی تالیف میں اپنے مؤقف کو بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ اختلافی آراء کو بیان نہیں کیا۔ جہاں کہیں ان کا مؤقف جمہور سے ہٹ کر ہے وہاں دوٹوک لفظوں میں یہ لکھ دیا ہے کہ مفسرین یا سیرت نگاروں نے غلطی کی ہے یا علمائے اسلام کی خامی ہے۔ مختصر یہ کہ یہ کتاب پروفیسر محمد اجمل خان کے نظریات اور ان کی کتاب ہی کی ترویج اور تسلسل ہے۔

۳۲۔ اخلاقِ محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں[۶۷] **(از ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی)**

فاضل مصنف کی تیسری کتاب جو قرآن حکیم کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ کے گوشوں کو سامنے لاتی ہے۔ یہ کتاب بھی کتابی صورت میں طباعت سے قبل قسط وار "السیرۃ العالمی" میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کو دارالاشاعت کراچی نے ۲۰۰۳ء میں شائع کیا۔ یہ کتاب ضخامت کے اعتبار سے ۳۸۱ صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب ابواب کے بجائے عنوانات میں تقسیم کی گئی ہے۔ اس کتاب میں چھوٹے بڑے کل پچاس عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔ ان عنوانات کے تحت آپ ﷺ کے اخلاق عالیہ و کریمانہ کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں قرآن حکیم کی آیات کے ساتھ مناسبت دی گئی ہے۔ اس طرح اس کتاب میں کل ۲۴۱ آیات قرآنیہ جمع ہو گئی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ سے اخلاقِ حسنہ کو اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ صرف اخلاق عالیہ ہی بیان نہیں ہوئے بلکہ آپ ﷺ کی سیرت مطہرہ کی ترتیب بھی سامنے رکھی گئی ہے۔ آپ ﷺ کے بچپن سے لے کر وفات تک کے حالات و واقعات کے تناظر میں قرآنی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے خلقِ عظیم پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۳۳۔ "حیات رسول امی ﷺ"[۶۸] **(از خالد مسعود)**

"حیات رسول امی" کے مصنف ایک علمی ہستی اور کثیر التصانیف شخصیت تھے۔ آپ مولانا امین احسن اصلاحی کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔ مصنف کتاب ہذا کی شخصیت پر اپنے استاد کی گہری چھاپ اور ان کے افکار و نظریات کا عکس ان کی تحریروں میں نظر آتا ہے۔

"حیات رسول امی" درسی سائز کے تقریباً چھ سو (۶۰۰) صفحات پر مشتمل کتاب ہے۔ اس کتاب کو مصنف نے ۲۰۰۳ء میں مکمل کیا۔ ہمارے پاس موجود نسخے پر تاریخِ اشاعت ۲۰۱۴ درج ہے۔ اسے فاران فاؤنڈیشن لاہور شائع کیا ہے۔ کتاب کو چار حصوں "تاریخی پس منظر"، "حیات قبل از بعثت"، "نبوت کا مکی دور" اور "نبوت کا مدنی دور" میں تقسیم کیا گیا ہے۔ شروع سے لے کر آخر تک کتاب میں کل پچاس (۵۰) ابواب بنائے گئے ہیں۔

مصنف کتاب کو جو علمی ورثہ ملا، وہ مولانا حمید الدین فراہی سے مولانا امین احسن اصلاحی تک پہنچا اور ان سے جناب خالد مسعود کو منتقل ہوا۔ مصنف کی اس مذکورہ تالیف میں فراہی مکتب فکر اپنی پوری توانائی کے ساتھ منعکس ہوتی نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں قرآنی مفاہیم و مطالب "تدبر قرآن" سے ماخوذ ہیں۔

مصنف نے عقیدت کے اس اثر سے باہر رہتے ہوئے اس کتاب کو تالیف کرنے کی کوشش کی جس سے ایک تو آپ ﷺ کی بشری حیثیت نمایاں رہے اور دوسرا آپ ﷺ کی حیات کا دعوتی پہلو اجاگر ہو۔ یہ کتاب اگرچہ

مکمل طور پر قرآن حکیم سے ماخوذ سیرت نہیں ہے۔ اس میں واقعات سیرت مشہور کتب سیرت سے ہی اخذ کئے گئے ہیں۔ مگر قرآن حکیم سے بھی اخذ واستفادہ کیا گیا ہے۔

چونکہ مصنف نے خود ابتدائیہ میں قرآن کی روشنی میں سیرت پر کتاب لکھنے کا ذکر کیا، اس کے علاوہ انہوں نے کثرت سے آیاتِ قرآنیہ سے استشہاد کیا اس لیے اس کتاب کو قرآنی سیرت نگاری کے رجحان کی نمائندہ کتاب قرار دیا جا سکتا ہے۔

۳۴۔ سیرت رسول ہاشمی (قرآنی سیرت اور فلسفہ سیرت)[۶۹] **(از عنائت عارف)**

کتاب زیر تبصرہ کے مؤلف عنائت عارف ہیں جب کہ محمد علی عارف کا نام معاون مؤلف کے طور پر لکھا ہے۔ یہ ایک جلد میں ضخیم کتاب ہے جو ۸۷۱ صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصّہ تقریباً ۶۶۵ صفحات پر محیط ہے، جس میں نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کو قدرے تفصیلی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ دوسرا حصّہ ۲۰۶ صفحات پر مشتمل ہے اس کا عنوان فلسفہ سیرت ہے۔ اس حصّہ میں مؤلف نے سیرت طیبہ کے بعض واقعات کو لے کر ان کی مقصدیت اور عام روز مرہ زندگی میں اس کے اطلاق کے حوالہ سے گفتگو کی ہے۔

یہ سیرت پر قدرے تفصیلی تالیف ہے۔ اس کتاب میں لیے گئے واقعات سیرت مشہور اور متداول کتب سیرت سے لیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض مقامات پر کتب حدیث سے بھی مدد لی گئی ہے۔ واقعاتِ سیرت بیان کرتے ہوئے آیات قرآنیہ سے استشہاد کی شعوری کوشش کی گئی ہے۔

اس کتاب کی اشاعت اکتوبر ۲۰۰۵ میں ہوئی۔ ہمارے پاس موجود جلد میں جو ایک سب سے بڑی خامی جس نے تمام کتاب میں مصنف کی محنت کو ضائع کر دیا ہے وہ آیات قرآنیہ کی غلطیاں ہیں۔ تقریباً تمام آیات اغلاط سے بھری ہوئی ہیں۔ اعراب کی غلطیاں تو ہر آیت میں موجود ہیں اس کے علاوہ بعض الفاظ بھی غلط ہیں یا درمیان سے غائب ہیں۔[۷۰]

۳۵۔ مقام محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں[۷۱] **(از ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی)**[۷۲]

کتاب زیرِ تبصرہ ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی کی تحریر ہے۔ اس کتاب کی ترتیب سید عزیز الرحمٰن مدیر "السیرہ العالمی" نے کی ہے۔ کتاب ہذا دارالرشاعت کراچی سے ۲۰۰۵ میں پہلی بار طبع ہوئی۔ جس طرح کتاب کے عنوان سے ظاہر ہوتا ہے، اس کتاب میں مصنف نے نبی اکرم ﷺ کا مقام و منصب اور شانِ رفعت بیان کی ہے۔ آپ ﷺ کے امتیازات، فضائل اور خصائص اس کتاب کا بنیادی موضوع ہیں۔

کتاب کے مطالعہ سے مصنف کی نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی سے بے انتہا محبت اور عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ اس کتاب کا ایک ایک حرف اس نسبت اور تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ اسلوبِ بیان عالمانہ بھی ہے اور آسان بھی۔ اس کتاب سے علماء، محققین اور عام قاری یکساں استفادہ کر سکتے ہیں۔

۳۶۔ صاحب قرآن بنگاہِ قرآن[۷۳] **(از اہلیہ ڈاکٹر سہراب انور)**

زیر نظر کتاب ایک خاتون سیرت نگار کی تالیف ہے۔[۷۴] مصنفہ نے اپنی اس مختصر تحریر میں جو ۲۱۶ صفحات پر مشتمل ہے تمام مشہور تفاسیر، ذخیرہ ہائے حدیث و سیرت اور دیگر متعلقہ کتب سے حوالے دیئے ہیں اور روایات نقل کی ہیں۔

مصنفہ کا اسلوبِ بیان یہ رہا ہے کہ ہر عنوان یا موضوع پر قرآن حکیم میں وارد شدہ ارشادات الٰہی تحریر کر کے ان کی تفسیر و تشریح کتب حدیث سے منتخب احادیث مبارکہ کے ذریعہ کی ہے۔ مختلف علمائے اسلام اور مصنفین کتب کے حوالوں سے اپنی تحریر میں وقعت اور استناد پیدا کیا ہے۔ بحثیت مجموعی مصنفہ کی اچھی کوشش ہے جس کے ذریعہ قرآن حکیم میں سیرت نبویہ کے حوالے سے موجود آیات کو اکٹھا کر کے معتبر تفاسیر کی مدد سے تشریح و تفسیر اور موضوع سے متعلقہ احادیث کا بیان کیا گیا ہے۔

۳۷۔ سیرت رسول ﷺ قرآن کے آئینے میں[۷۵] **(از ڈاکٹر عبدالغفور راشد)**

کتاب زیر تبصرہ ۲۰۰۶ میں پہلی مرتبہ نشریات لاہور نے شائع کی۔ قرآن حکیم کو ماخذ بنا کر سیرت رسول مرتب کرنے کے حوالہ سے یہ ایک اچھی کوشش ہے۔ کتاب کو کل پندرہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

کتاب اول تا آخر خوبصورت اسلوب کی حامل ہے۔ یہ کتاب قرآن، حدیث اور سیرت کا ایک حسین مرقع ہے۔ مصنف نے قرآن حکیم کی روشنی میں سیرت نبویہ بیان کرنے کا ارادہ کیا جس کو کافی حد تک نبھایا ہے۔ مگر نہ تو مصنف کتاب حدیث اور سیرت کی روایات کا انکار کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے بالکل بے اعتنائی برتی ہے۔ بلکہ جہاں کہیں ضرورت محسوس ہوئی احادیث مبارکہ اور کتب سیرت سے اقتباسات بھی شامل کتاب کئے گئے ہیں۔ انہیں کی مدد سے واقعات کی درمیانی کڑیاں جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔

قرآن کی روشنی میں سیرت نگاری ایک مشکل کام ہے مگر مصنف نے کافی حد تک کامیاب کوشش کی ہے۔ مصنف نے ابواب کی ترتیب اس انداز سے رکھی ہے کہ سیرتِ مطہرہ ایک تسلسل کے ساتھ ہمارے سامنے آگئی ہے۔ زیادہ تر اہم مباحث اس کتاب میں شامل کر لیے گئے ہیں۔ مصنف کتاب کو ان کی تحقیقی کاوش پر خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ یہ یقیناً بڑی سعادت ہے جو مصنف کے حصّہ میں آئی ہے۔

۳۸۔ سراج منیر (سیرت النبی ﷺ قرآن کی روشنی میں)[۷۶] **(از محمد مظہر اقبال نظامی)**[۷۷]

زیر تبصرہ کتاب ۳۳۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ خوبصورت طباعت، مصنف کے اسلوب بیان اور بعض تحقیقی مباحث کی بدولت یہ اس منہج کی چند اچھی کتب میں شمار کی جاسکتی ہے۔ مصنف نے حتی الوسع قرآنی سیرت نگاری کے منہج کی پاسداری کی ہے۔ البتہ واقعات سیرت کی تفصیلات کے لیے کتب سیرت سے ہی رجوع کیا ہے۔

کتاب ہذا سات ابواب پر مشتمل ہے۔ مصنف نے تمام کتاب میں مختلف ابواب کے تحت عنوانات اور ذیلی عنوانات قائم کر کے مباحث بیان کئے ہیں۔ اس طرح تمام مباحث کی وضاحت بہت اچھی طرح ہو گئی ہے۔ قرآن حکیم

کو مرجع بناتے ہوئے مصنف نے بہت خوبی کے ساتھ نبھایا ہے۔ آیات قرآنیہ واقعات کی مناسبت سے تحریر کی ہیں۔ واقعاتِ سیرت کے ضمن میں آیاتِ قرآنیہ تحریر کر کے ان کا شانِ نزول بھی بیان کیا ہے۔

کتاب قرآنی سیرت پر ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ یہ کتاب اپنے اچھوتے مضامین اور مباحث کی بدولت بہت منفرد اور دلچسپ ہے۔ مصنف نے بہت محنت اور توجہ سے یہ کتاب تالیف کی ہے۔ چند ایک غلطیاں دور کر کے یہ کتاب اس منہج کی بہترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔[۴۸]

۳۹۔ کتاب الھدیٰ فی ذکر المصطفیٰ علیہ الطیب التحیات والثناء[۴۹] (سید محمد ذاکر حسین شاہ سیالوی)

اس کتاب میں مصنف نے قرآن حکیم کی آیات کا انتخاب کر کے ان کی مختصر تفسیر و تشریح کی ہے۔ مجموعی طور پر کتاب ایک جلد میں ۵۸۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے کتاب کی غرض و غائت، اسلوب اور ترتیب کے حوالہ سے مختصراً لکھا ہے۔ کتاب کل چھے ابواب میں منقسم ہے۔ مصنف کے اپنے بیان کے مطابق باب اوّل میں وہ آیات ہیں جو براہ راست سرکار انسانیت ﷺ کی شان اقدس کے بارے میں ہیں۔ دوسرے باب میں وہ آیات ہیں جو صحابہ و اہل بیت اور امت کی تربیت کے متعلق ہیں۔ تیسرے باب میں ان آیات کا انتخاب کیا گیا ہے جو منافقوں کے نفاق کو ظاہر کرتی ہیں۔ چوتھے باب میں یہودیوں کی ریشہ دوانیوں اور اسلام دشمنیوں کا ذکر ہے۔ پانچویں باب میں عیسائیوں کی سازشوں اور مخالفتوں کا ذکر ہے۔ چھٹے باب میں کفار اور دہریوں کے الزامات اور معتقدات کا جواب ہے۔ بقول مصنف اس کتاب میں تیرہ سو ستر آیات کا انتخاب کر کے شامل کی گئی ہیں۔

چند معائب اور تفردات کے علاوہ کتاب ایک گراں قدر تصنیف ہے۔ یہ کتاب قرآن حکیم کے ایک بڑے حصّہ کی تفسیر ہونے کے ساتھ ساتھ سیرتِ رسول ﷺ کے کئی گوشوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ مصنف کا قرآن حکیم سے گہرا شغف، خلوص نیت، نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ سے حد درجہ عقیدت و محبت اس خوبصورت تالیف کے پیچھے کارفرما ہیں۔ یہ کتاب عام قاری، علماء اور محققین کے لیے یکساں طور پر مفید ہے۔

۴۰۔ سیرت النبی ﷺ بزبان کلام ربی[۸۰] (از علامہ عنایت اللہ خان المشرقی)

کتاب علامہ عنایت اللہ المشرقی کی تصنیف ہے۔ اس کتاب ''سیرۃ النبی بزبان کلام ربی'' کو ''خواجہ عبدالحمید ناصر'' نے علامہ المشرقی کی کتب اور تحریروں سے ترتیب دیا ہے۔ الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور نے جنوری ۲۰۰۸ء میں اس کتاب کو شائع کیا۔

کتاب دو حصوں مکی دور اور مدنی دور میں منقسم ہے۔ تین سو چورانوے صفحات پر مشتمل اس تالیف کو دونوں حصوں میں مختلف عناوین کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔ عنوانات نسبتاً مفصل ہیں جن میں اس عنوان کے تحت آنے والے تمام مباحث کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ ان عنوانات کے تحت تعلیماتِ قرآنی اور سیرت النبی کو ملا کر پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب جہاں بہت سے ایسے مباحث کی حامل ہے جو بہت گراں قدر، مدلل اور معترضین کے مسکت جوابات اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ وہاں اس میں مصنف کی قرآن حکیم کی تاویلات اور تفردات کی بھرمار بھی

ہے۔ مرتب نے علامہ المشرقی کی تحریروں کو تسلسل کے ساتھ ترتیب دینے کی کوشش کی ہے۔ ان تحریروں میں ربط پیدا کرنے کے لیے مرتب نے خود اضافے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض چیزوں کی وضاحت حاشیہ میں بھی کی ہے۔

مجموعی طور پر کتاب مصنف اور مرتب کے مخصوص ذہنی و فکری رجحان کی نمائندہ ہے۔ اس میں کثرت سے ایسے مفاہیم اور استدلالات ہیں جن سے اتفاق ممکن نہیں۔ اس کتاب میں قرآنی مباحث اور سیرۃ طیبہ دونوں ملتے ہیں۔ بعض اچھے مباحث بھی موجود ہیں۔ مگر عام قاری کے استفادہ کی چیز نہیں ہے۔ اہل علم اور محققین ہی اس کتاب کو استعمال میں لا سکتے ہیں۔

۴۱۔ قرآن کریم میں رسول اکرم ﷺ کا عالی مقام [۸۱] **(مولانا مفتی عبدالرحمٰن کوثر مدنی)** [۸۲]

یہ کتاب زمزم پبلی کیشنز کراچی نے ۲۰۰۹ میں شائع کی۔ یہ کتاب مجموعی طور پر ۲۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کو تسلسل کے ساتھ واقعات کی شکل میں بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ قرآن مجید کی مختلف آیات جو نبی اکرم ﷺ کی شان اور عالی مقام کے حوالہ سے نازل ہوئیں انہیں اکٹھا کر کے ان کی تفسیر و تشریح کی گئی ہے۔ اس طرح اس کتاب میں کل ۹۲ عنوانات کے تحت ۲۳۵ آیات قرآنیہ شامل ہو گئی ہیں جن میں سے بعض مکررات ہیں۔

تمام کتاب جہاں نبی اکرم ﷺ کی شانِ علو مرتبت کو بیان کرتی ہے، وہیں دیگر خوبصورت مباحث کی حامل بھی ہے۔ مصنف کا اسلوب سادہ مگر جاندار ہے۔ یہ کتاب عام قاری، اساتذہ، علماء اور محققین کے لیے یکساں اہمیت کی حامل ہے۔

۴۲۔ محمد ﷺ قرآن کے آئینے میں۔ مقامِ مصطفٰی [۸۳] **(از حافظ محمد بدرِ عالم)**

کتاب ہذا ۳۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ۲۰۰۹ء میں مکتبہ حمادیہ اٹک نے شائع کی۔ کتاب کو ۲۰ بڑے عنوانات کے تحت مرتب کیا گیا ہے جنہیں مضامین یا ابواب کہا جا سکتا ہے۔ ان کے تحت ذیلی عنوانات دے کر ٹھوس، علمی، منطقی انداز میں مدلّل بحث کی گئی ہے۔

کتاب زیر نظر قرآن حکیم کی منتخب آیات کی مفصل تفسیر ہونے کے ساتھ ساتھ مقام مصطفٰی کے حوالہ سے ایک قیمتی علمی خزانہ ہے۔ مقامِ مصطفٰی کی بحث سیرت نبوی ﷺ کا ایک حصّہ ہے۔ اس طرح یہ کتاب قرآن حکیم کی جزوی تفسیر ہونے کے ساتھ سیرت طیبہ کی کتب میں بھی شمار کی جا سکتی ہے۔ اس کتاب کی تالیف میں مصنف نے ۴۰ کتب تفسیر اور ۱۲ کتب لغت سے استفادہ کیا ہے۔ یہ مصنف کے وسیع المطالعہ ہونے اور قرآن حکیم میں گہری بصیرت کا عکاس ہے۔ اکثر تفاسیر قرآن سے ہی اخذ و استفادہ کیا ہے البتہ کہیں کہیں احادیث نبویہ بھی لائے ہیں، مگر یہ زیادہ نہیں ہیں۔ اس طرح مصنف نے عنوانِ کتاب کے ساتھ مکمل انصاف کیا ہے۔

۴۳۔ صاحبِ قرآن [۸۴] **(پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج)** [۸۵]

یہ کتاب "صاحب قرآن" فاضل مصنف کے مختلف مقالات کا مجموعہ ہے۔ یہ سیرت پر باقاعدہ کتاب نہیں ہے۔ اس مجموعہ میں کل بارہ مضامین شامل ہیں۔ جن میں سے بعض کا بالواسطہ تعلق سیرت طیبہ سے ہے۔ یہ کتاب کل ۲۴۰ صفحات پر مشتمل ہے جسے سیرت چیئر جامعہ کراچی نے شائع کیا ہے۔

شاملِ کتاب تمام مقالات مصنف کے ذوقِ تحقیق وتدقیق کے غماز ہیں۔ اس کے علاوہ مصنف کی قرآن حکیم میں دسترس اور شغف کی عکاسی کرتے ہیں۔ مصنف کے بعض استدلالات یا آراء وافکار سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ مگر ان کے خلوص، محنت اور تحقیق سے اختلاف ممکن نہیں ہے۔[۸۶]

۴۴۔ سرکار کی شان بزبانِ قرآن[۸۷] (از شیخ فیض محمد چشتی)

یہ کتاب شیخ فیض محمد چشتی کی تالیف ہے۔ آپ ایک بڑے عالمِ دین ہیں۔ اس کتاب کو زاویہ پبلیکیشنز لاہور نے شائع کیا ہے۔ کتاب ہذا سیرتِ نبوی پر مستقل یا مسلسل واقعات پر مبنی کتاب نہیں ہے۔ مصنف نے قرآن حکیم میں مذکور وہ آیات جن میں نبی اکرم ﷺ کی تعظیم و توقیر، اطاعت و اتباع، مقام و منصب، شان رفعت بیان ہوئی انہیں اکٹھا کیا ہے۔ ان آیات میں بیان شدہ مضامین کے تحت عنوانات ترتیب دیئے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب منتخب شدہ آیات قرآنیہ کی تفسیر ہے۔ چونکہ یہ آیات مبارکہ نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی سے متعلق ہیں اس لیے یہ کتاب سیرت رسول ﷺ کے باب میں بھی معلومات فراہم کرتی ہے۔ یہ کتاب قرآنی سیرت نگاری کی نمائندہ کتابوں میں شامل کی جاسکتی ہے۔

مجموعی طور پر منتخب تفسیر قرآن اور سیرت کے بعض مباحث کے حوالہ سے یہ ایک اچھی کتاب ہے جس سے سیرت رسول خصوصاً مقام نبوت پر بہت اچھی بحث ملتی ہے۔

۴۵۔ نکات الفرقان فی شان حبیب الرحمٰن[۸۸] (از محمد عاطف رمضان سیالوی)

کتاب ہذا چار خوبصورت جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں قرآن حکیم کی مختلف آیات مقدسہ کو عنوان بنا کر ان کی تفسیر و تشریح کی گئی ہے۔ پہلی جلد ۳۳۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں ۲۸ آیات قرآنیہ کو عنوان بنایا گیا ہے۔ دوسری جلد میں ۳۳۶ صفحات ہیں۔ اس جلد میں کل ۲۱ آیات مقدسہ بطور عنوان انتخاب کی گئی ہیں۔ تیسری جلد ۳۰۲ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ۱۲ آیات کریمہ کا انتخاب کر کے ان کی تفسیر و تشریح کی گئی ہے جب کہ چوتھی جلد میں کل ۲۹۶ صفحات میں ۱۱ آیات بینات کو عنوان بنایا گیا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر ۷۲ آیات قرآنیہ کو بطور عنوان انتخاب کیا گیا ہے۔

چند تسامحات سے قطع نظر کتاب زیرِ نظر ایک بہترین کتاب ہے جس میں تحقیق کے تمام تقاضے پورے کیے گئے ہیں۔ کتاب اپنے بہترین اسلوبِ بیان اور تحقیقی انداز کی وجہ سے ایک بلند مقام رکھتی ہے۔ کتاب قرآن کی جزوی موضوعی تفسیر کہلانے کی مستحق ہونے کے ساتھ ساتھ سیرت کے منتخب گوشوں پر بھی ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ محققین اور علماء خصوصیت کے ساتھ اس کتاب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

نتائج مقالہ

۱. قرآن حکیم میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا بڑا حصہ موجود ہے۔
۲. قرآنی اساس کے تحت سیرت نگاری ایک نیا رجحان ہے۔
۳. قرآن حکیم کی روشنی میں کتب سیرت تالیف کرنے کا آغاز بیسویں صدی کے اوائل میں ہوا۔
۴. قرآنِ حکیم کی روشنی میں کتبِ سیرت تالیف کرنے کے محرکات میں ،حصولِ ثواب ،اعتماد و قبولیت،روایات حدیث و سیرت سے پہلو تہی اور جدت پسندی زیادہ نمایاں ہیں۔
۵. مسلکی نظریات کے دفاع اور فروغ کا عنصر بھی اس رجحان کے تحت کتبِ سیرت کی تالیف کی وجہ بنا۔
۶. قرآن حکیم کی روشنی میں لکھی گئی کتب کا اسلوب و منہج تفسیری ہے۔
۷. اس منہج کی بعض کتب نبی اکرم ﷺ کے مقام و منصب،رفعتِ شان، تعظیم و توقیر اور فضائل و خصائص کو واضح کرنے کے لیے لکھی گئی ہیں۔
۸. قرآنی سیرت نگاری کی حامل بعض دیگر کتب میں سیرت نبوی ﷺ کو تسلسل سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
۹. اس رجحان کے تحت لکھی گئی زیادہ تر کتب میں رواياتِ حدیث و سیرت سے بھی مدد لی گئی ہے۔
۱۰. قرآن حکیم کی روشنی میں تالیف کی گئی بعض کتب میں ذخیرہ حدیث و سیرت سے چشم پوشی کی گئی ہے۔
۱۱. اس منہج کی حامل کچھ کتب میں قرآنِ حکیم کی ترتیب نزولی کے تحت سیرت رسول ﷺ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
۱۲. رواياتِ حدیث و سیرت سے اعتنانہ کرنے والے مصنفین نے قرآن حکیم کی آیات کی تاویلات اور عقلی دلائل کا سہارا لیا ہے۔ایسے مصنفین تسامحات کا شکار ہو کر جمہور کے مسلّمہ نقطہ نظر سے اختلاف کر گئے۔
۱۳. قرآنی سیرت نگاری کی حامل بعض کتب میں مصنفین کے تفردات، جمہور سے اختلاف اور مخصوص زاویہ فکر کا پرچار ملتا ہے۔
۱۴. قرآنی سیرت نگاری کے رجحان کی حامل کتب قرآن حکیم کی جزوی تفسیر کا درجہ رکھتی ہیں۔
۱۵. قرآنی سیرت نگاری کی حامل بعض کتب تحقیقی اسلوب کی حامل ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

[1]۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے اپنے محاضرات میں ان مختلف اسالیب اور رجحانات پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ ان کا پس منظر، پیش منظر بھی بتایا ہے۔ اس کے علاوہ ہر اسلوب کی نمائندہ کتب پر بھی اظہار خیال کیا ہے مگر ہمارا مقصد محض ان اسالیب کا تعارف ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے محاضرات سیرت، ص ۱۹۵۔ ۲۵۳

[2]۔ الانعام ۶: ۵۹

Al-Anam 6: 59

[3]۔ الحاقۃ ۶۹: ۴۳

Al-Haqqah, 69: 43

[4]۔ ابوالکلام آزاد، مولانا، رسول رحمت، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، ص ۱۱

[5]۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، سیرت سرور عالم، ج ۲، ص ۳۱

[6]۔ غازی، ڈاکٹر محمود احمد، محاضرات سیرت، "درخطبہ، مطالعہ سیرت دورِ جدید میں"، ص ۶۸۱

Ghazi, Dr. Mehmood Ahmed, Mahazrat-e-Seerah

[7]۔ الدارمی، عبداللہ بن عبدالرحمن، المسند الجامع، کتاب فضائل القرآن، باب فضل من قرء القرآن، حدیث ۳۳۵۲

Al-Darmi, Abdullah Bin abdur Rehman, Al-Musanad Al-Jame, 3352

[8]۔ البقرۃ ۲: ۲

Al-Baqarh 2: 2

[9]۔ الحجر ۱۵: ۹

Al-Hijr

[10]۔ آزاد، مولانا ابوالکلام، رسول رحمت، ص ۱۱

Azad, Maulana Abulkalam, Rasool-e-Rehmat

[11]۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، سیرت سرور عالم، ج ۲، ص ۳۱

Maududi, Syed Abul Ala, Seerat Sarwar-e-Aalam

[12]۔ غلام مصطفیٰ خان، ڈاکٹر، ہمہ قرآن در شان محمد، نقوش رسول نمبر، ج ۱، دسمبر ۱۹۸۲، ص ۸۹

Ghulam Mustafa Khan, Dr., Hama Quran dar Shan-e-Muhammad

[13]۔ آزاد، مولانا ابوالکلام، رسول رحمت، ص ۲۱

[14]۔ ال عمران ۳: ۱۰۳

Aal-e-Imran 3: 103

[15]۔ بنی اسرائیل ۱۷: ۱۲

Bani Israeel 17: 12

[16]۔ لکھنوی، محمد عبدالشکور، **مختصر سیرۃ نبویہ موسوم بہ سیرۃ الحبیب الشفیع من الکتب العزیز الرفیع**، عمدۃ المطابع، لکھنو، ۱۳۳۲ھ

Lakhnavi, M. Abdushakur, Mukhtasar Seerat Nabawia

[۱۷]۔ مفتی محمد شفیع، مولانا، **ختم نبوت**، ادارۃ العارف، کراچی، ۲۰۰۷ء

Mufti M. Shafee, Maulana, Khatm-e-nabuwat

[۱۸]۔ مفتی صاحب ایک بلند پایہ عالم دین، مفسر قرآن اور کثیر التصانیف شخصیت ہیں۔ آپ کے علمی و فکری کام کے احاطہ کے لیے کئی صفحات درکار ہیں۔ سیرت النبی پر ضخیم کتاب تحریر کرنے کے علاوہ کئی جلدوں میں "معارف القرآن" کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر لکھی جو ایک فقہی تفسیر ہے۔

[۱۹]۔ مصنف موصوف مشہور عالم دین مولانا محمد انور شاہ کشمیری، مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا سید مرتضٰی حسن کے شاگرد رشید ہیں۔ انھیں عظیم اساتذہ کی تحریک پر فاضل مصنف نے یہ کتاب تالیف کی۔

[۲۰]۔ نعیمی، مفتی احمد یار خان، **شان حبیب الرحمٰن من آیات القرآن**، قادری پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۰ء

Naeemi, Mufti Ahmed Yar Khan, Shan-e-Habib ur Rehman Min Aayat-ul-Quran 1990

[۲۱]۔ دریابادی، مولانا عبدلماجد، **ذکرِ رسول ﷺ**، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، ۱۹۸۴ء

Daryabadi, Maulana Abdul Majid, Zikr-e-Rasool

[22]۔ زیر تبصرہ کتاب مفسر قرآن اور مشہور مذہبی سکالر مولانا عبدالماجد دریابادی کی تقاریر کا مجموعہ ہے جو مختلف اوقات میں آل انڈیا ریڈیو کے لکھنو سٹیشن سے نشر ہوئیں۔ ہمارے پاس اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے جو مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور نے ۱۹۸۴ء میں شائع کیا۔

[۲۳]۔ پرویز، غلام احمد، **معراج انسانیت (قرآن کریم کی روشنی میں مرتب کردہ حضور نبی اکرم کی سیرت طیبہ)**، طلوع اسلام ٹرسٹ، لاہور، ۱۹۴۹ء

Parvez, Ghulam Ahmed, Meraj-e-Insaniat

[24]۔ برصغیر میں اہل قرآن میں سے جن شخصیات نے سب سے زیادہ اثر پیدا کیا ان میں سے ایک غلام احمد پرویز ہیں۔ انہوں نے متعدد کتب تالیف کیں جن میں "مفہوم القرآن"، "اسلام کیا ہے؟"، "من ویزداں"، "اسباب زوال امت"، "نظام ربوبیت"، "مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں"، "جوئے نور" زیادہ معروف ہیں۔ مصنف کے افکار کی زیادہ واضح جھلک ان کتب میں ملتی ہے۔ اس کے علاوہ "طلوع اسلام" شمارہ بھی ان کی تحریروں، افکار اور عقائد کو عام کرنے میں بہت معاون رہا۔ برصغیر پاک و ہند میں اہل قرآن شخصیات کے مقابلہ میں غلام احمد پرویز کو سب سے زیادہ متبعین میسر آئے۔ بزم طلوع اسلام کے ذریعہ انہوں نے اپنے افکار کو عام کیا۔

[۲۵]۔ خان، محمد اجمل، **مختصر سیرت قرآنیہ سیدنا محمد ﷺ**، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی، ۱۹۵۱ء طبع اول

Khan, Muhammad Ajmal, Mukhtasar Seerat-e-Qurania Syedna Muhammad

[26]۔ مصنف کتاب کا تعلق ہندوستان سے تھا۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے پرنسپل سیکرٹری کی حیثیت سے بھی کام کرنے کے موقع ملا۔ اس کے علاوہ جامعہ ملیہ دہلی میں آپ کو مولانا ابوالکلام آزاد کے علاوہ مولانا عبید اللہ سندھی اور مولانا محمود الحسن سے کسب فیض کرنے کا موقع بھی ملا۔ جناب محمد اجمل خان نے اس کے علاوہ مستشرقین کی کتب کا بھی مطالعہ کیا۔ خصوصاً نولڈیکے، لین پول اور ہرش فیلڈ سے آپ بہت متاثر نظر آتے ہیں۔

[27]۔ قاسمی، قاری محمد طیب، **آفتاب نبوت ﷺ**، طیب پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۵ء

Qasmi, Qari Muhammad Tayyab, Aftab-e-Nabuwat

[28]۔ ﴿يَآيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا﴾ (الاحزاب ۳۳: ۴۶)

[29]۔ پیرزادہ، شمس الدین، **رسول کریم ﷺ فی قرآن عظیم**، الفیصل ناشران، لاہور، ۱۹۹۴ء

Peerzada, Shamsuddin, Rasool Kareem Fee Quran-e-Azeem

[30]۔ شہابی، سید محمد رضوان اللہ وانتظام اللہ، **سیرۃ رسول من القرآن**، دائرۃ المعارف قرآنیہ، کراچی، ۱۹۶۳ء

Shahabi, Seerat-e-Rasool man Al-Quran

[31]۔ سید محمد میاں، مولانا، **محمد رسول اللہ قرآن اور تاریخ کے آئینے میں**، مکتبہ محمودیہ، لاہور، ۱۹۹۸ء

Syed Muhammad Mian, Muhammad Rasoolullah Quran aur Tareekh ke aaeeny me

[32]۔ مصنف نے تاریخ کے ساتھ جلد اول ختم ہونے کا اشارہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک مختصر اقتباس تحریر کیا ہے کہ آپ ﷺ کی علالت، دوران علالت، حدیث قرطاس، وصیتیں، خطابات، نیابت، امامت، غسل، تجہیز تکفین، تدفین، نماز جنازہ، مسئلہ جانشینی، خبر رحلت سے صحابہ کے تاثرات، صدیق اکبرؓ کی تسکین، وراثت انبیاء۔ اس کے علاوہ سفر کی تفصیل، عذیر خم کی تقریر نیز وفود کی آمد، آمد وفود پر خطابات و مکالمے، قصہ فدک، افسانہ متعہ، ازواج مطہرات اور ان کا تعارف، واقعہ ایلا، حلیلہ متبنّٰی سے نکاح، غلامی اور آزادی جیسے مسائل جلد ثانی میں ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں غزوات و سرایا کی تفصیل کے بعد ان مسائل پر بھی بحث ہو گی۔ مگر بہت تلاش کے باوجود دوسری جلد تک رسائی ممکن نہ ہو سکی۔

[33]۔ محمد میاں، سید، سیرت مبارکہ محمد رسول اللہ، ص ۵۹۶

[34]۔ شیرازی، سید معروف شاہ، **سیرت القرآن (قرآن سیرت اور انقلاب)**، ادارہ منشورات اسلامی، لاہور، ۱۹۹۲ء

Masood Ahmed, Saheeh Tareekh Al-Islam Wal-Muslimeen

[35]۔ مؤلف کتاب کثیر التصانیف علمی ہستی ہیں آپ کی دیگر کتب میں اسلام اور دہشت گردی، غیر سودی بنکاری کے بعض مسائل، حرمت سود اور غیر سودی معیشت کے محرکات، یہ ہے مغربی تہذیب، اسلام کا دستوری نظام، حسن البنا شہید کی یادداشتیں شامل ہیں۔ آپ کی تحریروں پر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کا عکس واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ شیرازی، سید معروف شاہ، **سیرت القرآن (قرآن سیرت اور انقلاب)**، ادارہ منشورات اسلامی، لاہور، ۱۹۹۲ء

۳۶۔ مسعود احمد، **صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین**، جماعت المسلمین، کراچی، ۱۹۸۰ء
۳۷۔ یہ کتاب مجموعی طور پر ۱۰۲۷ صفحات پر مشتمل ایک ضخیم تاریخ ہے، جس کے کل چار حصے ہیں۔ پہلا حصہ ابتدا تا صفحہ نمبر ۶۴۶ سیرت نبوی پر ہے۔ دوسرا حصہ صفحہ ۶۴۷ تا ۸۰۵ ''تاریخ الخلفاء'' کے حوالہ سے ہے جس میں صحابہ کے فضائل، آدابِ خلافت، خلافت راشدہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدے بیان کئے گئے ہیں۔ اس حصہ میں مصنف نے حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ کے علاوہ حضرت حسنؓ، حضرت معاویہؓ، یزید، مروان، عبدالملک، حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ، ولید بن عبد الملک اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو خلفائے راشد میں شمار کیا ہے۔ تیسرا حصہ ''تاریخ الصحابہ'' کے عنوان سے صفحہ نمبر ۸۰۹ تا ۹۹۴ پر ہے جس میں صحابہ کرامؓ کی فہرست اور مختصر تعارف دیا گیا ہے۔ جبکہ حصہ چہارم ''تاریخ التابعین'' کے عنوان سے ۱۰۰۹ تا ۱۰۲۷ تک ہے۔
۳۸۔ دریا بادی، مولانا عبدلماجد، **سیرت رسول ﷺ، کی روشنی میں**، در نقوش رسول نمبر، جلد اوّل، دسمبر ۱۹۸۲ء
39۔ ''نقوش'' کے ۷۱ صفحات پر مولانا دریا بادی کی یہ تالیف ہے جو یقیناً الگ کتاب کی صورت میں سو صفحات سے زائد پر مشتمل ہو سکتی ہے۔
40۔ زیر تبصرہ کتاب مفسر قرآن اور مشہور مذہبی سکالر مولانا عبدالماجد دریا بادی کی تقاریر کا مجموعہ ہے جو مختلف اوقات میں آل انڈیا ریڈیو کے لکھنو سٹیشن سے نشر ہوئیں۔ ہمارے پاس اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے جو مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور نے ۱۹۸۴ء میں شائع کیا۔
۴۱۔ عرفی، عبدالعزیز، **جمال مصطفےٰ (سیرتِ نبی اکرم ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں بہ ترتیب نزولی)**، گیلانی پبلشر، کراچی، ۱۹۷۲ء
Urfi, Abdul Aziz, Jamal-e-Mustafa
42۔ اس کتاب کو حکومتِ پاکستان کی طرف سے ۱۹۸۰ء میں اول انعام اور سند امتیاز سے نوازا گیا۔
۴۳۔ (آپ کی ایک کتاب '' غوث الاعظم دستگیر '' کے عنوان سے انگریزی میں شائع ہو چکی ہے) صاحبِ کتاب پیشہ کے اعتبار سے ایک قانون دان ہیں مگر اسلامی تاریخ، قرآن اور نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا بھی گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ آپ کئی کتابوں کے مؤلف اور صوفی منش انسان ہیں۔ صوفیائے کرام سے بھی گہری عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔
۴۴۔ قاضی، محمد شریف، **اسوہ حسنہ قرآن کی روشنی میں**، فیروز سنز، لاہور، ۱۹۸۰ء
Qazi, Muhammad Shareef, Uswa-e-Hasana Quran ki Roshni me
۴۵۔ محمد سعید الحسن، سید، **سیرت امام الانبیاء ﷺ (قرآن اور بائبل کی روشنی میں)**، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، ۲۰۰۷ء
Muhammad Saeed ul Hasan, Syed, Seerat Imam ul Ambia
۴۶۔ کتاب زیر تبصرہ سید محمد سعید الحسن شاہ کی تالیف ہے۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی۔ ہمارے پاس اس کا ساتواں ایڈیشن ہے جو ۲۰۰۷ء میں مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد کے تعاون سے نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا ہے۔
47۔ محمد عطاء اللہ جلوی، ڈاکٹر، **کلمات رب العالمین فی حقیقت سید المرسلین اعنی نعت رسول بہ زبان خدا**، خیبر پرنٹرز، پشاور، ۱۹۹۱ء
Jalvi, Prof. Dr. Muhammad Ataullah, Kalemat-Rabbul-Aalameen

۴۸۔ مصنف کتاب ایک بڑے عالم دین اور صوفی بزرگ ہیں۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۹۹۱ میں شائع ہوئی۔ اسے خیبر پرنٹرز پشاور نے شائع کیا۔ کتاب ایک جلد میں درسی کتابی سائز کے ۴۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۴۹۔ کشفی، ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر، **حیات محمد ﷺ قرآن کے آئینہ میں**، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۶ء

Kashafi, Dr. Syed Muhammad Abul Khair, Hayat Muhammad Quran ke aaeena me

۵۰۔ رفیق زکریا، ڈاکٹر، **محمد اور قرآن**، مشتاق بک کارنر، لاہور، ۱۹۹۲ء

Rafeeq Zakria, Dr., Muhammad aur Quran

51۔ کتاب زیر تبصرہ کے مصنف ڈاکٹر رفیق زکریا ہیں۔ آپ ہندوستانی شہری ہیں۔

52۔ کتاب "محمد ﷺ اور قرآن" انگریزی زبان میں لکھی گئی جس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر مظہر محی الدین نے کیا۔ اس کتاب کو مشتاق بک کارنر لاہور نے شائع کیا۔

۵۳۔ عزیز ملک، **تذکارِ نبی ﷺ**، دیا پبلی کیشنز، اسلام آباد، ۱۹۹۴ء

Aziz Malik, Tazkaar-e-Nabi

۵۴۔ گلزار احمد، بریگیڈیر، **ثنائے خواجہ بہ حرفِ یزداں**، مکتبہ المختار، راولپنڈی کینٹ، ۱۹۹۴ء

Gulzar Ahmed, Brig, Sana-e-Khawja-ba-Harf-e-Yazdan

۵۵۔ قادری، مفتی محمد خان، **شان نبوت (قرآن و سنت کی روشنی میں)**، مرکزِ تحقیقات اسلامیہ، لاہور، ۲۰۰۵ء

Qadri, Mufti Muhammad Khan, Shan-e-Nabuwat

۵۶۔ ندوی، مولانا محمد حنیف و بھٹی، مولانا محمد اسحاق، **چہرہ نبوت قرآن کے آئینے میں**، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۹ء

Nadvi, Maulana M.Hanif & Maulana M. Ishaq, Chehra-e-Nabuwat

۵۷۔ محمد اختر نواز خان، ڈاکٹر، **صاحب القرآن والمعراج (سیرت قرآنیہ)**، القلم پبلی کیشنز، ط۔ن

M. Akhtar Nawaz Khan, Dr., Sahib al-Quran Wal-Meraj

۵۸۔ پیشہ کے اعتبار سے مؤلف کتاب ایک معالج ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ علم اور تحقیق کا عمدہ ذوق رکھنے والے بھی ہیں۔ خصوصاً نبی اکرم ﷺ اور بزرگانِ دین کی نسبت اور تعلق سے آپ کا علمی ذوق جِلا پاتا ہے۔ آپ وسیع مطالعہ اور تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی کامل دستگاہ رکھتے ہیں۔

۵۹۔ چوہدری، بشیر احمد، **قرآن اور صاحب قرآن**، نامعلوم

۶۰۔ خالد پرویز، پروفیسر، **ہمہ قرآن در شان محمد ﷺ (سیرت رسول ﷺ)**، علی میاں پبلی کیشنز، لاہور، ط۔ن

Khalid Parvez, Prof., Hama Quran der Shan-e-Muhammad

61۔ صاحب کتاب ایک ماہر تعلیم ہیں آپ اردو انگریزی اور پنجابی ادب اور فلسفہ میں ایم اے کی ڈگریاں رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں اس کے علاوہ اخبارات اور ماہناموں وغیرہ کے مستقل لکھاری ہیں۔ آپ کئی ایک

رسالوں کے مدیر بھی ہیں۔ چالیس سے زائد کتب کے مصنف ہیں آپ کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان نے آپ کو کئی ایوارڈز سے بھی نوازا ہے۔

[۶۲]۔ گھوٹکوی، مولانا محمد اسماعیل شفیق، **اللہ کے نبی قرآن کی نظر میں**، مشتاق بک کارنر، لاہور، ۱۴۲۲ھ

Ghotkavi, Maulana M. Ismaeel Shafeeq, Allah ke Nabi Quran ki nazar me

[۶۳]۔ افتخار حیدر، سید، **سید المرسلین بزبان قرآن**، تعمیرِ انسانیت، لاہور، ۲۰۰۲ء

Iftekhar Haider, Syed, Syed-al-mursaleen ba-zaban-e-Quran

[۶۴]۔ قاسمی، مولانا محمد اسجد، **سیرت نبویہ قرآن مجید کے آئینہ میں**، النبراس، ۲۰۰۲ء

Qasmi, Maulana M.Asjad, Seerat Nabawia Quran Majeed ke aaena me

[65]۔ مختصر سیرت نبویہ (عبدالشکور لکھنوی)، مختصر سیرت قرآنیہ (از محمد اجمل خان)، پیغمبر انسانیت (غلام احمد پرویز) اور اسی طرح کی متعدد کتب اردو زبان میں بھی اس وقت موجود تھیں۔ غالباً مؤلف کی نظر سے نہ گزری ہوں جب کہ ایسا ہو نا زیادہ قرین قیاس نہیں)

[۶۶]۔ الطاف جاوید، ڈاکٹر، **انقلابِ مکہ (سیرتِ نبوی ﷺ نزولِ قرآن کی روشنی میں)**، فکشن ہاوس، لاہور، ۲۰۰۹ء

Altaf Javed, Dr., Inqalab-e-Makkah

[۶۷]۔ کشفی، ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر، **مقام محمد قرآن کے آئینہ میں**، دارالاشات، کراچی ۲۰۰۵ء

Kashafi, Dr. Syed M. Abulkhair, Maqam-e-Muhammad Quran ke aaena me

[۶۸]۔ خالد مسعود، **حیاتِ رسول امی ﷺ**، فاران فاونڈیشن، لاہور، ۲۰۱۴ء

Khalid Masood, Hayat-e-Rasool-e-Ummi

[۶۹]۔ عنایت عارف، **سیرت رسول ہاشمی ﷺ (قرآنی سیرت اور فلسفہ سیرت)**، دعا پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۵ء

Inayat Arif, Seerat Rasool Hashmi

[۷۰]۔ محقق نے اس سلسلہ میں ناشر دعا پبلی کیشنز کو ایک مکتوب بھی ارسال کیا ہے۔

[۷۱]۔ کشفی، ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر، **مقام محمد قرآن کے آئینہ میں**، دارالاشات، کراچی ۲۰۰۵ء

Kashafi, Dr. Syed M. Abdul Khair

[۷۲]۔ مصنف کتاب ایک بڑے عالم دین ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر ان کا کام بہت وسیع ہے۔ اس کتاب کے علاوہ آپ کی دیگر دو کتب "حیاتِ محمد ﷺ قرآن کے آئینے میں" اور "اخلاقِ محمد ﷺ قرآن کے آئینے میں" بھی طبع ہو چکی ہیں۔

[۷۳]۔ اہلیہ ڈاکٹر سہراب انور، **صاحبِ قرآن بنگاہِ قرآن**، دارالاشاعت، کراچی ۲۰۰۷ء

Ahlia Dr. Sohrab Anwar, Sahib-e-Quran ba-nigah-e-Quran

[۷۴]۔ مصنفہ نے اس سے قبل بھی "ہمارے حضور ﷺ" کے عنوان سے سیرت طیبہ پر کتاب لکھی جس کو حکومتی سطح پر پزیرائی ملی اور اس کے انعام کے طور پر مصنفہ کو صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

[۷۵]۔ راشد، ڈاکٹر عبدالغفور، **سیرتِ رسول ﷺ قرآن کے آئینہ میں**، نشریات، لاہور، ۲۰۰۶ء

Rashid, Dr. Abdul Ghafoor, Seerat-e-Rasool Quran ke aaena me

[76]۔ نظامی، محمد مظہر اقبال، **سراج منیر (سیرۃ النبی ﷺ کی روشنی میں)**، ضیائے ادب، لاہور، ۲۰۰۷ء

Nizami, M. Mazhar Iqbal, Siraj-e-Munir

[۷۷]۔ مصنف کتاب ایک علمی شخصیت ہیں۔ آپ نے اردو زبان میں جو دیگر کتب تصنیف کی ہیں ان میں گلشن عظیم، مجاہد رسول ﷺ، افکارِ قرآن شامل ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیرتِ رسولؐ اور قرآن حکیم میں آپ کا خاص شغف ہے۔

[78]۔ یہ کتاب ضیائے ادب لاہور نے ۲۰۰۷ء میں شائع کی۔ ہمارے پاس اس کا پہلا حصہ ہے جو زمانہ جاہلیت تا ہجرت کے واقعات پر مشتمل ہے۔ یہ نسخہ ہمیں دعوۃ اکیڈمی فیصل مسجد اسلام آباد کی لائبریری سے دستیاب ہوا۔ اس کے دوسرے حصہ کی تلاش کے لیے ہم نے کئی ایک لائبریروں سے رابطہ کیا جن میں نیشنل لائبریری اسلام آباد، ڈاکٹر محمد حمید اللہ لائبریری، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد، انٹرنشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی لائبریری اسلام آباد، یونیورسٹی آف پنجاب لاہور شامل ہیں۔ مگر کہیں سے اس کا دوسرا حصہ دستیاب نہ ہوا۔ اس مقصد کے لیے ضیائے ادب، قدافی مارکیٹ اردو بازار لاہور جاکر بھی تلاش کی مگر مذکورہ پبلشر نے معذرت کی کہ ہم نے اس کے بعد کتاب کی اشاعت نہیں کی اس لیے ہمارے پاس یہ کتاب دستیاب نہیں۔ (محقق)

[۷۹]۔ سیالوی، سید محمد ذاکر حسین شاہ، **کتاب الہدیٰ فی ذکر المصطفیٰ علیہ اطیب التحیات والثناء**، فیض الاسلام پریس، راولپنڈی، ۲۰۰۸ء

Sialvi, Syed M. Zakir Hussain Shah, Kitab-al-Huda Fi Zikre-al-Mustafa

[۸۰]۔ المشرقی، علامہ عنایت اللہ خان، **سیرت النبی ﷺ بزبان کلام ربی**، الفیصل ناشران، لاہور، ۲۰۰۸ء

Almashraqi, Allama Inayatullah, Seerat-un-Nabi ba-Zuban-e-Kalam-e-Rabbi

[۸۱]۔ مدنی، مولانا مفتی عبدالرحمٰن کوثر، **قرآن کریم میں رسول اکرم ﷺ کا عالی مقام**، زمزم پبلشرز، کراچی، ۲۰۰۹ء

Madni, Maulana Mufti Abdur Rehman Kausar, Quran Kareem me Rasool Akram ka aali Maqam

[۸۲]۔ مصنف کتاب جامعہ طیبہ مدینہ منورہ میں معلم ہیں۔ آپ معروف عالم دین مولانا مفتی عاشق الٰہی بلند شہری کے فرزند ہیں۔

[۸۳]۔ محمد بدر عالم، حافظ، **محمد قرآن کے آئینے میں (مقام مصطفیٰ)**، مکتبہ حمادیہ، اٹک، ۲۰۰۹ء

M. Badar Aalam, Hafiz, Muhammad Quran ke aeena me

[۸۴]۔ اوج، پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل، **صاحب قرآن**، مسند سیرت جامعہ کراچی، ۲۰۱۳ء

Auj, Prof. Dr. M. Shakeel, Sahib-e-Quran

[۸۵]۔ صاحبِ کتاب پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج ایک معروف سکالر اور بڑی علمی شخصیت ہیں۔ آپ جامعہ کراچی کی فیکلٹی اسلامک سٹڈیز کے ڈین اور سیرت چیئر کے ڈائریکٹر ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کی کئی ایک یونیورسٹیوں کے مجلات کی مجلس مشاورت کے ممبر بھی ہیں۔

آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ قرآن حکیم کے ساتھ آپ کو گہرا شغف ہے۔ آپ کی تالیفات میں زیادہ تر کتب قرآن حکیم کے گہرے مطالعہ کا نتیجہ ہیں۔

[86]۔ ان مضامین میں بعض مباحث کے حوالہ سے اسی رائے کا اظہار ان سکالرز نے بھی کیا ہے جن کی تقاریظ شروع میں شامل کتاب کی گئی ہیں۔ دیکھیے ''حرف تحسین'' ص ۸، ''تقدیم''، ص ۱۲، ''لاریب فیہ'' ص ۱۳

[۸۷]۔ چشتی، شیخ فیض محمد، **سرکار کی شان بزبانِ قرآن**، زاویہ پبلشر، لاہور، ۲۰۱۴ء

Chishti, Sh. Faiz Muhammad, Sarkar ke Shan ba-Zuban-e-Quran

[۸۸]۔ سیالوی، محمد عاطف رمضان، **نکات الفرقان فی شانِ حبیب الرحمٰن**، رومی پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء

Sialvi, M. Atif Ramzan, Nakat-ul-Furqan Fi Shan-e-Habib-ur-Rehman